جلد ۳۴ | ۱۵ ماہ شہادت ۱۳۲۵ھش | ۱۲ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ | ۱۵ اپریل ۱۹۴۶ء | نمبر ۸۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں تشریف فرما رہے۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے۔ گھٹنے اور بازو کی درد کے علاوہ سر درد اور بخار بھی ہو جاتا ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت اب خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو اصل مرض سے تو خدا تعالےٰ کے فضل سے آرام ہے لیکن ہسپتال میں متواتر ادویات کے استعمال اور انجکشنوں سے بعض دیگر عوارض پیدا ہو گئے ہیں۔ رات کو بے خوابی بھی رہتی ہے۔ خون کی کمی کی بھی شکایت ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

افسوس محترمہ غلام فاطمہ اہلیہ صاحبہ بابو عبد الغنی صاحب انبالوی محلہ دار الفضل نے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کے بیان کردہ معیار سے مجھے آزماؤ اور میرے دعویٰ کو پرکھو

"اس معیار کے رو سے جو خدا کے کلام میں ہے۔ مجھے آزماؤ اور میرے دعوے کو پرکھو۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ ان مولوی صاحبوں نے میرے تباہ کرنے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ کفر نامہ تیار کرتے کرتے ان کے پیر گھس گئے۔ گالیوں کے اشتہار شائع کرتے کرتے شیعوں کو بھی پیچھے ڈال دیا۔ میرے پر خون کے مقدمات بنائے گئے۔ اور کئی دفعہ فوجداری الزاموں کے نیچے رکھ کر مجھے عدالت تک پہنچایا گیا۔ میری طرف آنے والوں پر وہ سختی کی گئی۔ کہ بجز صحابہ کی اس زندگی کے جب مکہ میں تھے دنیا میں اس توہین اور تحقیر اور ایذا کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ بعض میرے متعلقین غیر ممالک کے انہی ممالک میں قتل کئے گئے۔ غرض اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ میرے معدوم کرنے کے لئے اور لوگوں کو میری طرف آنے سے منع کرنے کے لئے ناخنوں تک زور لگایا گیا اور کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا۔ بہت سے بے حیائی کے کام بھی انہی مولویوں میں سے بعض سے ظہور میں آئے۔ میرے پر جھوٹی مخبریاں بھی کی گئیں۔ اور خواہ نخواہ گورنمنٹ کو خلاف واقعہ باتوں کے ساتھ اکسایا گیا۔ مگر کچھ خبر ہے کہ اس کا نتیجہ آخر کار کیا ہوا؟ یہ ہوا کہ میں ترقی کرتا گیا۔ جب یہ لوگ میری تکفیر کے لئے کھڑے ہوئے اور

خود بخود پیشگوئیاں کیں۔ کہ جلد تر ہم اس شخص کو نابود کر دینگے۔ اس وقت میرے ساتھ کوئی بڑی جماعت نہ تھی۔ بلکہ صرف چند آدمی تھے جنکو انگلیوں پر گن سکتے تھے۔ بلکہ براہین احمدیہ کے زمانہ میں جب براہین احمدیہ چھپ رہی تھی۔ میں صرف اکیلا تھا۔ کون ثابت کر سکتا ہے کہ اس وقت میرے ساتھ کوئی ایک آدمی بھی تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ کہ جب خدا تعالےٰ نے بیس سے زیادہ پیشگوئیوں میں مجھے خبر دی تھی۔ کہ اگرچہ تو اس وقت اکیلا ہے مگر وہ وقت آتا ہے۔ جو تیرے ساتھ ایک دنیا ہو گی۔ اور پھر وہ وقت آتا ہے۔ جو تیرا اس قدر عروج ہو گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے کیونکہ تو برکت دیا جائیگا۔ خدا پاک ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ تیرے سلسلہ کو اور تیری جماعت کو زمین پر پھیلائیگا۔ اور انہیں برکت دیگا۔ اور بڑھائیگا۔ اور انکی عزت زمین پر قائم کرے گا۔ جب تک کہ وہ اسکے عہد پر قائم ہونگے۔ اب دیکھو کہ براہین احمدیہ کی ان پیشگوئیوں کا جنکا ترجمہ لکھا گیا وہ زمانہ تھا۔ جبکہ میرے ساتھ دنیا میں ایک بھی نہیں تھا۔ جبکہ خدا نے مجھے یہ دعا سکھلائی کہ رب لا تذرنی فرداً و انت خیر الوارثین یعنی اے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔ یہ دعا الہامی براہین میں درج ہے۔ غرض اس وقت کے لئے تو براہین احمدیہ خود گواہی دے رہی ہے۔ کہ میں اس وقت ایک گمنام آدمی تھا۔ مگر آج باوجود مخالفانہ

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔
ایڈیٹر۔ غلام نبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۵ ماہ شہادت ۱۳۲۵ھش

افریقہ میں تبلیغ احمدیت کے متعلق

مولوی ثناء اللہ صاحب کی صریح غلط بیانی

(از ایڈیٹر)

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں احمدیت کی ترقی اور کامیابی چونکہ ہر قسم کے شک و شبہ کی گنجائش سے بالا ہو چکی ہے اس لئے اب بڑے سے بڑے مخالفین میں سے بھی کوئی ان اعلانات کو نادرست اور غلط قرار دینے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ جو احمدیت کی تبلیغ اور اشاعت کے متعلق شائع ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن بیرونی ممالک میں احمدیت کو محض خدا کے فضل سے جو غیر معمولی کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ اس پر پردہ ڈالنے اور عوام کی نظروں سے اوجھل کرنے کے لئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار "اہلحدیث" (۵ اپریل ۱۹۴۶ء) میں لکھا ہے کہ "یہ دعویٰ مرزائیوں کا ہوتا ہے۔ کہ ہم تمام دنیا میں پھیل گئے ہیں۔ ہمارے اتنے مشن ہیں۔ ان کا پھیلنا بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ بہائیوں کا"۔

پھر اسی سلسلہ میں لکھا ہے۔

"اسی طرح مرزائیوں کا حال ہے۔ دور دراز ممالک افریقہ وغیرہ میں جاتے ہیں وہاں جا کر لوگوں کے سامنے اسلام پیش کرتے ہیں۔ اور چپکے سے اتنا بھی کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہمارا ایک پیر تھا۔ جس کا نام غلام احمد تھا۔ اس کی وجہ سے ہم احمدی کہلاتے ہیں اور کوئی زیادہ بات نہیں۔ بس اتنا کہا تو احمدیت کی تبلیغ تمام ملکوں میں پھیل گئی"۔

بہائیوں کے ساتھ جماعت احمدیہ کو تشبیہ دینا تو خیر اس بغض اور کینہ کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب کو احمدیت کے ساتھ ہے۔ مگر ان کا بغیر کسی ثبوت اور دلیل کے یہ لکھنا کس قدر حیرت انگیز ہے کہ احمدی مبلغ دور دراز ممالک افریقہ میں اسلامی عقائد تو وہی پیش کرتے ہیں۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے ہم خیالوں کے ہیں۔ کیونکہ مولوی صاحب کے نزدیک "اسلام" وہی ہے۔ مگر اس کے ساتھ چپکے سے اتنا بھی کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہمارا ایک پیر تھا۔ جس کا نام غلام احمد تھا۔ اس کی وجہ سے ہم احمدی کہلاتے ہیں۔ ورنہ ہم میں اور عام مسلمانوں میں کوئی امتیاز نہیں۔

مولوی صاحب نہ کبھی خود "افریقہ وغیرہ" گئے۔ نہ باوجود "سردار اہلحدیث" کہلانے کے کوئی اہلحدیث مبلغ بھیجنے کی توفیق ہوئی۔ نہ ان ممالک میں کوئی انہیں جانتا ہے۔ اور نہ کسی کو وہ جانتے ہیں۔ پھر گھر بیٹھے بٹھائے انہیں کیونکر معلوم ہو گیا کہ "دور دراز ممالک" میں احمدی مبلغ وہی "اسلام" پیش کرتے ہیں۔ جسے مولوی صاحب اسلام سمجھے بیٹھے ہیں۔ پھر تعجب بالائے تعجب یہ کہ جو بات احمدی مبلغ وہاں "چپکے سے" کہتے ہیں۔ وہ مولوی صاحب نے کس طرح یہاں سن لی۔ کہ اسے امر واقعہ کی طرح بیان کر دیا۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اس وقت بھی جبکہ قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں۔ دیدہ دانستہ جی بھر کر یہ جھوٹ بولا ہے۔ کیونکہ ان کے پاس نہ صرف اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ بلکہ آئے دن اس کے خلاف "الفضل" میں ان مظالم اور شدید مظالم کا ذکر پڑھتے رہتے ہیں۔ جو احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے دوسرے لوگ افریقہ کے احمدیوں پر کرتے رہتے ہیں۔ اور عدالتوں تک اس قسم کے واقعات پہنچتے رہتے ہیں۔ اگر مولوی صاحب کا مذکورہ بالا بیان درست ہے۔ تو پھر ان مظالم کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ جو احمدیت قبول کرنے والوں پر کئے جاتے ہیں۔ اور انہیں بے حد جانی اور مالی نقصان پہنچایا جاتا ہے۔

اگر مولوی صاحب کو اپنی غلط بیانی پر اصرار ہو۔ اور وہ اب بھی یہی کہتے ہوں کہ افریقہ میں احمدیت کے مخصوص عقائد پیش نہیں کئے جاتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح اور مہدی کی حیثیت سے پیش نہیں کیا جاتا۔ بلکہ معمولی پیر قرار دیا جاتا ہے۔ تو ہم ان فدائیان احمدیت کی مع ان کے پورے پتوں کے فہرست شائع کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے محض احمدیت کی وجہ سے بڑی بڑی تکالیف اٹھائیں۔ اور کئی قسم کے مظالم برداشت کئے۔ مگر احمدیت سے منہ نہ موڑا۔ بلکہ اس پر پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہو گئے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مجلس علم و عرفان

قادیان ۱۴ ماہ شہادت آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مجلس علم و عرفان میں رونق افروز ہوئے۔ چونکہ حضور طویل علالت کے بعد آج پہلی مرتبہ مجلس میں تشریف فرما ہوتے۔ اس لئے تمام حاضرین کے قلوب میں مسرت و انبساط کی لہر دوڑ گئی۔ حضور نے اس مجلس کے لئے لاؤڈ سپیکر کی ضرورت اور اس کے انتظام کے بارے میں نظارت تعلیم کو توجہ دلائی۔

پھر حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی مصلح موعود والی رویا کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے عجیب تصرف کا ذکر فرمایا حضور نے اس رؤیا میں دیکھا کہ میں اٹلی کے علاقے میں ہوں حضور نے فرمایا اب جو ہمارے مبلغ یورپ کے مختلف علاقوں کے لئے لندن گئے ہیں بظاہر ان میں سے پہلے ان کو ان ملکوں میں جانے کے لئے پاسپورٹ ملنا چاہیئے تھا جو گزشتہ جنگ میں انگریزوں کے خلاف تھے یا کم از کم غیر جانبدار رہے مگر یہ عجیب بات ہے کہ ان ممالک کے مبلغین میں سے سب سے پہلے اٹلی کے مبلغ اس علاقہ میں پہنچے ہیں۔ رؤیا کی کئی تعبیریں ہو سکتی ہیں۔ پوپ کی وجہ سے اٹلی کے دکھانے سے عیسائی ممالک بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ لیکن خاص اٹلی بھی مراد ہو سکتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نشان ہے کہ ان مبلغین میں سے سب سے پہلے اٹلی کے مبلغ اپنے مقررہ ملک میں پہنچے ہیں۔ مبلغ خلیفہ کے قائمقام اور نمائندہ ہوتے ہیں۔ یہ حصہ رؤیا کا غیر معمولی حالات میں پورا ہوا ہے۔

پھر حضور نے تفصیل سے اس رؤیا کا ذکر فرمایا جس میں حضور نے اپنے آپ کو ایسی جگہ دیکھا جو عرب کا علاقہ اور جہاز نما ہے اور وہاں پر دو جاپانی تھے جنہوں نے آپ سے مصافحہ کیا۔ یہ رؤیا غالباً ۴۲-۱۹۴۱ء کا ہے اور پوری تفصیل سے الفضل میں چھپ چکا ہے۔ حضور نے فرمایا جاپان کی شکست کے بعد ان کے دو نمائندے ایک جہاز پر ہی قبول اطاعت کی تحریر پر دستخط کرنے کے لئے آئے تھے اور ان کی وہی ہیئت تھی جو رؤیا میں دکھائی گئی تھی۔ اور یہ وہی وقت تھا جب شیخ ناصر احمد صاحب ہمارے موجودہ مبلغین میں سے پہلے مبلغ نہر سویز میں سے گزر رہے تھے اور یہ عرب کا ویسا ہی علاقہ ہے۔ جو دکھایا گیا تھا حضور نے فرمایا کہ مرید اور مبلغ اپنے مرشد اور خلیفہ کے نمائندے ہوتے ہیں۔

پھر حضور نے عرب علاقے میں چند احمدیوں کے سلسلہ میں داخل ہونے کے متعلق اپنے رویا کا ذکر فرمایا۔ جو حرف بحرف پورا ہو چکا ہے۔ جس پر الفضل میں مضمون چھپ چکا ہے۔

مکرم سیٹھ اسماعیل آدم صاحب بمبئی نے حضور کی صحت کے بارے میں استفسار کیا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ ابھی پورا آرام نہیں۔ ہاں چلنے میں اب تکلیف نہیں ہوتی۔ سوائے اس کے کہ کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ گویا گرہ سی پڑ گئی ہے۔

باقی صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

حقائق القرآن فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

ہر کام کی بنیاد حق الیقین پر ہونی چاہیئے

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ تیسویں پارے کے ابتدائی حصہ کی تفسیر شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد کا حصہ تیار ہو رہا ہے۔ اور عنقریب دوستوں کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا۔ ذیل کا مضمون حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے زیر طباعت حصہ میں سورۃ الانشراح کی تفسیر کرتے ہوئے درس میں بیان فرمایا تھا۔ جسے درس میں سے چونکہ کاٹ دیا گیا۔ اس لئے حضور کے ارشاد کے مطابق افادہ عام کے لئے ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔

خاکسار۔ نور الحق واقف زندگی

قرآن کریم نے یقین کے مختلف مدارج بیان کئے ہیں۔ یوں تو اس کے ہزاروں مدارج ہیں۔ مگر موٹے موٹے تین مدارج ہیں۔ علم الیقین۔ عین الیقین۔ حق الیقین۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں جو خاص اصولی مضامین ہیں ان میں سے ایک یہ بھی مضمون ہے۔ جو مراتب یقین کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ پہلے صوفیاء کی کتابوں میں اس کا ذکر نہیں۔ پہلے صوفیاء کی کتابوں میں بھی بے شک اس کا ذکر ملتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون میں جو جدتیں پیدا کی ہیں۔ وہ ان لوگوں کی تشریحات میں نہیں ملتیں۔ بعض لوگ اس حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اعتراض کر دیا کرتے ہیں۔ کہ یہ باتیں تو امام غزالی کی کتابوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ یا فلاں فلاں مضامین انہوں نے بھی بیان کئے ہیں۔ جیسے ڈاکٹر اقبال نے کہہ دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قسم کے مضامین صوفیا کی کتابوں سے چرا لئے تھے۔ حالانکہ اگر غور و فکر سے کام لیا جائے۔ تو دونوں کے تقابل سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ انہوں نے مضمون میں وہ باریکیاں پیدا نہیں کیں۔ جو ایک ماہر فن پیدا کیا کرتا ہے۔ اور نہ مضمون کی نوک پلک انہوں نے نکالی ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس مضمون کو بھی لیا ہے ایک ماہر فن کے طور پر اسکی باریکیوں اور اسکے خد و خال پر پوری تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ اور کوئی پہلو بھی تشنۂ تحقیق رہنے نہیں دیا۔ اور یہی ماہر کا کام ہوتا ہے۔ کہ وہ معمولی سے نمایاں کام کر کے دکھا دیتا ہے۔ مثلاً تصویر کھینچنا بظاہر ایک عام بات ہے۔ ہر شخص تصویر کھینچ سکتا ہے۔ میں بھی اگر پنسل لے کر کوئی تصویر بنانا چاہوں۔ تو اچھی یا بری جیسی بھی بن سکے۔ کچھ نہ کچھ شکل بنا دونگا۔ مگر میری بنائی ہوئی تصویر اور ایک ماہر فن کی بنائی ہوئی تصویر میں کیا فرق ہوگا۔ یہی ہوگا۔ کہ ماہر فن اس کی نوکیں پلکیں خوب درست کریگا۔ اور میں صرف بے ڈھنگی سی لکیریں کھینچ دینے پر اکتفا کرونگا۔ پس کسی مضمون کا خالی بیان کر دینا اور بات ہوتی ہے۔ اور اس کی نوک پلک درست کر کے اسے بیان کرنا اور بات ہوتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گو بعض جگہ وہی مضامین لئے ہیں۔ جو پرانے صوفیا بیان کرتے چلے آئے تھے۔ مگر آپ کے بیان کردہ مضامین اور پہلے صوفیاء کے بیان کردہ مضامین میں وہی فرق ہے۔ جو ایک اناڑی اور ماہر مصور کی بنائی تصاویر میں ہوتا ہے۔ انہوں نے تصویر اس طرح کھینچی ہے۔ جیسے ڈرائنگ کا ایک طالب علم کھینچتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصویر اس طرح کھینچی ہے۔ جس طرح ایک ماہر فن تصویر کھینچ کر اپنے کمالات کا دنیا کے سامنے ثبوت پیش کرتا ہے۔ اور پھر ہر بات پر قرآن کریم سے شاہد پیش کر کے بتایا ہے۔ کہ اس مضمون کا بتانے والا قرآن کریم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تشریح کے مطابق علم الیقین تو یہ ہوتا ہے۔ کہ زید یا بکر ہمارے پاس آئے اور وہ ہمیں بتائے کہ فلاں بات یوں ہے جیسے ایک شخص ہمارے پاس آتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں نے تمہارے گھر میں گوشت پہنچا دیا ہے۔ ہم اس کی بات سنتے اور خیال کر لیتے ہیں۔ کہ اس نے ٹھیک ہی کام کیا ہوگا۔ حالانکہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس نے گوشت نہ پہنچایا ہو۔ اور محض دھوکا دینے کے لئے ہمیں ایک غلط خبر دے دی ہو۔

دنیا میں بہت سی خرابیاں بالعموم علم الیقین سے پیدا ہوتی ہیں۔ اگر کاموں کی بنیاد علم الیقین کی بجائے حق الیقین پر رکھی جائے۔ اور اس وقت تک انسان اطمینان حاصل نہ کرے۔ جب تک اسے یہ یقین حاصل نہ ہو جائے۔ کہ جو کام میرے سپرد کیا گیا تھا۔ یا جو کام میں کرنا چاہتا تھا۔ وہ اپنی تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ تو وہ نقائص جو عموماً واقع ہوا کرتے ہیں۔ اور جن کی بناء پر بعض دفعہ بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ کبھی واقعہ نہ ہوں مجھے اپنی ساری عمر میں لوگوں سے کام لینے میں اگر کوئی دقت پیش آئی ہے۔ تو وہ یہی ہے۔ کہ جو شخص بھی کام کرتا ہے علم الیقین پر اس کی بنیاد رکھتا ہے حق الیقین پر بنیاد نہیں رکھتا۔ میں نے مختلف صیغہ جات مقرر کئے ہوئے ہیں مختلف محکمے کام کی سہولت کے لئے قائم کئے ہوئے ہیں۔ اور مختلف لوگ ان محکموں کے انچارج ہیں۔ مگر جب بھی کسی محکمہ میں کوئی نقص واقعہ ہوتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ کام کی اہمیت کو نظر انداز کر کے علم الیقین پر بنیاد رکھ لی جاتی ہے۔ اور یہ خیال کر لیا جاتا ہے کہ کام ہو گیا ہوگا۔ حالانکہ وہ کام نہیں ہوا ہوتا۔ میں نے پرائیویٹ سیکرٹری کے محکمہ کو دیکھا ہے۔ جب بھی ان سے کہو کہ فلاں کام اس طرح کر دیا جائے۔ اور پھر دو گھنٹہ کے بعد پوچھا جائے کہ کام ہو گیا ہے۔ تو پرائیویٹ سکرٹری جواب دیگا۔ میں نے فلاں کو کہہ دیا تھا۔ اس سے پوچھ کر جواب دیتا ہوں کہ کام ہو گیا ہے یا نہیں۔ حالانکہ فلاں کو کہہ دینا یہ علم الیقین ہے۔ بلکہ علم الیقین سے بھی پہلے کی چیز ہے۔ اور اس پر اپنے کاموں کی بنیاد رکھ کر فرض کر لینا کہ کام ہو گیا ہے یا ہو رہا ہے۔ بالکل ویسی ہی بات ہوتی ہے جیسے ہمارے ہاں مشہور ہے۔ کہ کوئی شخص کسی کے گھر مہمان آیا۔ اس نے اپنے نوکر کو ہر قسم کے ضروری آداب سکھائے ہوئے تھے۔ جس کی وجہ سے وہ بروقت اور نہائت عمدگی سے کام کرنے کا عادی تھا۔ اتفاقاً مہمان کے سامنے میزبان کو کسی چیز کی ضرورت پیش آگئی۔ مثلاً دہی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور اس نے اپنے نوکر کو دہی لانے کے لئے بازار بھیجدیا۔ اور اس دوست سے کہا کہ میرا نوکر بہت مؤدب اور فرض شناس ہے جو کام بھی اسے کرنے کے لئے کہا جائے ٹھیک وقت کے اندر اسے سرانجام دیتا ہے۔ چنانچہ کہنے لگا دیکھئے میں نے اسے دہی لینے کے لئے بازار بھیجا ہے۔ اور دوکان تک دو چار منٹ کا راستہ ہے۔ اب چونکہ ایک منٹ گذر چکا ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ فلاں جگہ تک پہنچ گیا ہوگا۔ تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگا اب مجھے یقین ہے کہ وہ دوکان تک پہنچ گیا ہوگا۔ پھر کچھ وقت انتظار کرنے کے بعد جو سودا خریدنے پر صرف ہو سکتا تھا اس نے کہا اب مجھے یقین ہے کہ وہ دہی لے کر وہاں سے چل پڑا ہوگا۔ تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگا۔ اب وہ فلاں نکڑ تک پہنچ گیا ہوگا۔ کچھ اور دیر گذری۔ تو کہنے لگا۔ مجھے یقین ہے کہ اب وہ ڈیوڑھی میں آ چکا ہے۔ چنانچہ اس نے آواز دی۔ کہ کیوں میاں دہی لے آئے۔ نوکر نے جواب دیا حضور حاضر ہے۔ یہ نمونہ ایسا اعلےٰ درجہ کا تھا۔ کہ اسے دیکھ کر ہر شخص کی طبیعت خوشی محسوس کرتی تھی۔ چنانچہ مہمان بھی بہت خوش ہوا۔ اور اس نے فیصلہ کیا۔ کہ میں بھی اپنے نوکر کی ایسی ہی تربیت کرونگا مگر وہ مہمان خود اجڈ اور جاہل تھا۔ اس نے اپنے نوکر کو تہذیب و شائستگی کے اصول کیا سکھانے تھے اسکے اپنے کاموں میں بھی

کوئی باقاعدگی نہ پائی جاتی تھی مگر اس کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے کہا اب میں بھی اپنے نوکر کو ایسی ہی تہذیب سکھاؤنگا۔ چنانچہ اس نے واپس جاکر اپنے نوکر کو سکھانا شروع کر دیا مگر وہ اجڈ ان پڑھ اور جاہل تھا اُس پر ان سبقوں کا کیا اثر ہو سکتا تھا پانچ چھ ماہ گذر گئے تو اس نے اپنے شہری دوست کی دعوت کی اور اسے کہا کہ گاؤں کی آب و ہوا اچھی ہوتی ہے آپ میرے ہاں تشریف لائیں چنانچہ وہ اس دعوت پر اس کے گاؤں میں گیا۔ جب دستر خوان بچھا تو اس نے بھی نقل کرنی شروع کر دی زمینداروں کے گھروں میں عام طور پر دہی ہوتا ہے مگر اس نے چونکہ اپنے دوست کو یہ بتانا تھا کہ میرا نوکر بھی بڑا ہوشیار اور فرض شناس ہے اس لئے اسے آواز دے کر کہنے لگا میاں ذرا جانا اور فلاں دوکاندار کے ہاں سے دہی تو لے آنا پھر تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگا میرا نوکر بڑا ہوشیار اور مودب ہے۔ اب وہ فلاں جگہ پر پہنچ چکا ہوگا تھوڑی دیر کے بعد کہا مجھے یقین ہے کہ اب وہ دوکان تک پہنچ چکا ہوگا۔ پھر کچھ وقفے کے بعد کہا اب وہ دہی لے رہا ہوگا تھوڑی دیر کے بعد اس نے کہا اب وہ دہی لیکر وہاں سے ضرور چل پڑا ہے ایک منٹ کے بعد کہنے لگا اب وہ فلاں جگہ پہنچ چکا ہوگا پھر کچھ وقت گذرا تو کہا اب مجھے یقین ہے کہ وہ دہی لے کر ڈیوڑھی میں پہنچ چکا ہے چنانچہ اسے آواز دے کر کہنے لگا کیوں میاں دہی لے آئے نوکر کہنے لگا "تسیں اینے کاہے کیوں پئے گئے ہوئیں جتی تے لبھ لواں فیر دہی دی لے آواں گا"۔ یعنی آپ اتنی جلدی کیوں کرتے ہیں میں جوتی تو تلاش کر لوں پھر دہی بھی لے آؤنگا۔ دیکھو یہ علم الیقین تھا جس پر اس نے اپنے کام کی بنیاد رکھی اور شرمندگی اور ندامت اسے حاصل ہوئی۔ اسی طرح ہندوستانی منٹیلٹی ہندوستانی mentality ایسی ہے کہ جب کسی شخص کے سپرد کوئی کام ہو وہ کبھی حق الیقین پر اس کی بنیاد نہیں رکھتا۔ اور یہ تو علم الیقین

سے بھی پہلے کی بات ہے کہ جب انسان دوسرے سے دریافت کرے کہ کیا فلاں کام ہوگیا ہے تو وہ جواب دے کہ جی ابھی پوچھکر بتاتا ہوں۔ پھر جب پوچھا جاتا ہے اور پتہ لگتا ہے کہ کام نہیں ہوا تو دفتر والے جواب دیتے ہیں کہ ہم نے تو فلاں سے کہہ دیا تھا مگر کمبخت گیا نہیں چنانچہ پھر اُسے ڈانٹا جاتا ہے کہ کیوں تم نے یہ کام نہیں کیا۔ میں کہتا ہوں تم کیوں اپنے علم کو عین الیقین بلکہ حق الیقین سے نہیں بدل لیتے تاکہ یہاں تک نوبت ہی نہ پہنچے یورپین قوموں کی تربیت اس لحاظ سے ایسی اعلےٰ درجہ کی ہے کہ افسران بالا کی طرف سے جو کام بھی سپرد کیا جائے اسے پوری دیانت اور محنت کے ساتھ سرانجام دیتے ہیں اور کبھی اپنے فرائض کی بجاآوری میں کوتاہی کا ارتکاب نہیں کرتے۔ بلکہ افسروں کو سکھایا جاتا ہے کہ جب تم کسی کو کوئی آرڈر دو تو پھر اسے دہراؤ کیونکہ بعض دفعہ آرڈر کچھ دیا جاتا ہے اور سمجھا کچھ جاتا ہے اس کے بعد ماتحت کو ہدایت دی جاتی ہے کہ جب تم کام کر چکو تو تمہارا فرض ہے کہ ہمیں اطلاع دو کہ کام ہوگیا ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے ہمارے کارکنوں کو اسبات کی عادت ہی نہیں کہ جب کوئی کام ان کے سپرد ہو تو وہ اسکے متعلق اپنے افسر کو یہ اطلاع دیں کہ کام ہوگیا ہے یا اس میں فلاں فلاں روکیں پیدا ہوگئی ہیں۔ اگر کارکنوں کو اس بات کی عادت ڈلوائی جائے کہ جب کسی کام کے لئے کہا جائے تو واپس آکر ہمیں بتانا ہوگا کہ کام ہوگیا ہے یا نہیں تو وہ نقائص پیدا نہ ہوں جو اب ہمارے کاموں میں بعض دفعہ پیدا ہو جاتے ہیں اور جن کی وجہ سے بہت کچھ الجھنیں واقعہ ہو جاتی ہیں۔ میں نے دیکھا ہے بعض دفعہ ضروری کاغذات دفتر کے سپرد کئے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ متعلقہ دفاتر میں پہنچا دیئے جائیں تین چار منٹ کے بعد فون کیا جاتا ہے کہ کیا وہ کاغذ بھجوا دیئے گئے ہیں تو کہا جاتا ہے ابھی دریافت کر کے اطلاع دی جاتی ہے پھر دس منٹ کے بعد جواب آتا ہے کہ غلطی ہوگئی رجسٹر

میں اور بھی بہت سی چٹھیاں اس وقت نقل ہو رہی تھیں اس لئے ان کاغذات کو بھی کلرک نے رکھ لیا اور سمجھا کہ جب اَور چٹھیاں جائینگی تو یہ بھی چلی جائے گی۔ اب ہدایت دے دی گئی ہے کہ ان کاغذات کو فوراً پہنچا دیا جائے۔ اگر آرڈر دینے کے بعد ہمیشہ اس کو دہرایا جائے اور کارکن کو سمجھایا جائے کہ اسے کیا حکم دیا گیا ہے تو اس قسم کی غلطیاں کیوں واقعہ ہوں۔ اسی طرح اگر کہا جائے کہ کام کرنے کے بعد ہمیں آکر بتانا ہے کہ کام ہوا ہے یا نہیں تب بھی یہ نقائص واقعہ نہ ہوں اور یہ جواب نہ دینا پڑے کہ میں نے تو کہہ دیا تھا اب میں دریافت کر کے اطلاع دیتا ہوں کہ کام ہوگیا ہے یا نہیں۔ غرض پہلی چیز علم الیقین ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا کے بہت سے کام علم الیقین سے تعلق رکھتے ہیں مگر جب اہم کام پیش آئیں تو اس وقت علم الیقین کی بجائے عین الیقین بلکہ حق الیقین پر اپنے کاموں کی بنیاد رکھنی چاہیئے۔ علم الیقین کی مثال تو ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص ہمیں آکر یہ خبر دے کہ میں فلاں گھر میں گیا تھا وہاں آگ جل رہی تھی۔ جب وہ کہتا ہے آگ جل رہی تھی تو ہمیں اس کے ذریعہ سے ایک علم حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر یہ علم محض سماعی ہوتا ہے کوئی شخص ہمارے پاس آتا اور ہمیں یہ خبر پہنچا جاتا ہے ہم نہیں کہہ سکتے کہ اُس نے سچائی سے کام لیا ہے۔ یا کذب بیانی سے۔ لیکن اس کے بعد جب ہم اُس مکان کی طرف جاتے اور دور سے دھوأں اٹھتے دیکھتے ہیں تو ہمارا علم عین الیقین سے بدل جاتا ہے یا ہم آگ کو جلتا دیکھ لیتے ہیں تب بھی عین الیقین کا مقام ہم حاصل کر لیتے ہیں لیکن اب بھی آگ کی عام تاثیرات ہم پر نہیں پڑتیں ہم صرف دور سے اس کا نظارہ دیکھ رہے ہوتے ہیں جب اس کے بعد ہم اُس آگ میں اپنا ہاتھ ڈال دیتے ہیں۔ تب ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اُس کی گرمی کیسی ہے یہ مقام حق الیقین کہلاتا ہے کہ ہم نے صرف آنکھوں سے آگ کو نہیں دیکھا بلکہ خود اُس آگ میں پڑ کر اس کی حقیقت

کو پہچان لیا ہے۔ اسی طرح جب کسی شخص سے ہم نے کہا کہ فلاں کام تمہارے سپرد کیا جاتا ہے اور اُس نے ہمیں آکر کہہ دیا کہ میں نے وہ کام کر دیا ہے تو کام کے لحاظ سے یہ صرف علم الیقین کا مقام ہوگا اس کے بعد اگر وہ کوئی ثبوت بہم پہنچا دیتا ہے۔ مثلاً ہمارے پاس رسید لے آتا ہے تو ہم عین الیقین کا مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ پھر آخر میں جب ہمیں ہر لحاظ سے کام کے متعلق اطمینان حاصل ہو جاتا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ جو کام اس کے سپرد کیا گیا تھا وہ واقعہ میں ہو چکا ہے تو ہمیں حق الیقین حاصل ہو جاتا ہے۔

دنیا میں بہت سے لوگ اپنے کاموں کی بنیاد ابتدائی یقین پر رکھتے ہیں اور اس طرح کئی امور میں ٹھوکر کھاتے یا کام کو نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ بہرحال جسے علم الیقین ہوتا ہے اُس سے بہت زیادہ جدوجہد اُس شخص کی ہوتی ہے جسے عین الیقین حاصل ہوتا ہے اور جسے حق الیقین حاصل ہو جائے وہ تو کمال درجہ کی جدوجہد سے کام لینا شروع کر دیتا ہے حق الیقین سے اوپر جو مقام ہے وہ وہی ہے جو سے

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

میں بیان کیا گیا ہے۔ اس میں کوشش کا سوال نہیں ہوتا کیونکہ انسان کسی اور کے لئے کوشش نہیں کرتا بلکہ اپنے لئے کرتا ہے اس لئے اس کی جدوجہد دوسرے لوگوں کی جدوجہد کے مقابلہ میں بالکل نرالا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔

غرض انسانی علم اور یقین کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں جو مختلف لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ ایک متذبذب حالت ہوتی ہے انسان کام تو کرتا ہے مگر کبھی خیال کرتا ہے کہ شاید ہو جائے اور کبھی خیال کرتا ہے کہ شاید نہ ہو مثلاً وہ کسی سے اپنے لئے رشتہ مانگنا چاہتا ہے اس وقت اس کی حالت متذبذب ہوتی ہے کبھی خیال کرتا ہے کہ شاید وہ شخص رشتہ دے دے اور کبھی خیال کرتا ہے کہ ممکن ہے نہ دے آخر بہت کچھ سوچنے کے بعد وہ درخواست دے دیتا ہے اور خیال کرتا

ہے کہ اگر اس نے درخواست کو رد کر دیا تو کسی اور جگہ کوشش کر دیکھونگا۔ بہر حال اس کی حالت میں تذبذب ہوتا ہے اور ایک خلجان سا اس کی طبیعت میں پایا جاتا ہے۔

اس سے اوپر ایک اور مقام ہوتا ہے جس میں تذبذب تو نہیں ہوتا مگر یقین بھی نہیں ہوتا اس حالت کو ہم "یقینی مگر قابلِ تذبذب حالت" کہہ سکتے ہیں وہ ظاہر میں سمجھتا ہے کہ مجھے یقین حاصل ہے مگر دراصل اُس کا یقین کمزور ہوتا ہے۔ اور وہ جلد ہی اپنے اصل مقام سے اِدھر اُدھر ہو جاتا ہے جیسے لیالی عشر کی تشریح میں میں نے بتایا تھا کہ حضرت ابن عمرؓ سے جب طلحہ بن عبد اللہؓ نے کہا کہ اس سے ذی الحجہ کے ایام عرفہ و نحر مراد ہیں۔ تو انہوں نے کہا تم کو کس طرح معلوم ہوا۔ وہ کہنے لگے مجھے یقین ہے اس پر انہوں نے کہا اگر یقین ہے تو میں ابھی تم کو شک میں ڈال دیتا ہوں اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ جانتے تھے اس بارہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی بات مروی نہیں۔ جو کچھ کہا جاتا ہے رواۃ کی اپنی رائے ہے اس لئے انہیں آسانی سے شبہ ڈالا جا سکتا ہے۔ گویا یہ مقام ایسا ہے جس میں انسان کو شک تو نہیں ہوتا مگر شک کا امکان ہوتا ہے اور گو وہ اپنے مقصد کے لئے زیادہ جدوجہد کرتا ہے مگر ابھی اس کا دائرہ محدود ہوتا ہے۔ دیوانہ وار جدوجہد کے لئے وہ تیار نہیں ہوتا۔ اس کے بعد ایک اور حالت ہوتی ہے جس میں انسان کو یقین تو ہوتا ہے۔ مگر غیر معمولی حالات میں وہ ہل جانے والا ہوتا ہے اور کبھی انسان کو ایسا مضبوط یقین حاصل ہوتا ہے کہ بیسیوں دلائل اس کے سامنے پیش کئے جائیں وہ گھبراتا نہیں وہ علیٰ وجہ البصیرت اپنے دعوے پر قائم ہوتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ بات اس طرح نہیں جس طرح لوگ کہتے ہیں بلکہ اس طرح ہے جس طرح میں کہتا ہوں ایسا شخص اپنے مقصد کے حصول کے لئے دوسروں سے بہت زیادہ کوشش کرتا ہے اور اس کے قدم کو غیر معمولی ثبات حاصل ہوتا ہے وہ بسا اوقات مشکلات و حوادث کے طوفان میں گھر جاتا ہے۔ مگر اس کے قدم ڈگمگاتے نہیں اور وہ مضبوطی سے اپنے مقام پر کھڑا رہتا ہے۔

غرض جتنا جتنا یقین ہوتا ہے اتنی ہی اس کے مقابلہ میں کوشش کی جاتی ہے جسے قطعی یقین حاصل ہوتا ہے وہ بالکل اور طرح کوشش کرتا ہے۔ اس کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ وہ مجنونانہ وار اپنے کام کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے اور کسی بڑی سے بڑی روک کی بھی پروا نہیں کرتا سمجھتا ہے کہ جس کام کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں وہ بہر حال ہو جائیگا لیکن جو شخص سمجھتا ہے کہ کام ہوگا ہی نہیں وہ کوشش بھی نہیں کرتا اور اگر کچھ کرتا بھی ہے تو نہایت بے دلی سے کیونکہ یہ خیال اس کے دل میں بیٹھ چکا ہوتا ہے کہ کام تو ہونا ہی نہیں بہر حال ہر ایک کام اپنی اہمیت کے لحاظ سے یقین کا ایک درجہ چاہتا ہے بعض کام متذبذب بھی کر لیتا ہے۔ بعض قابلِ تذبذب بھی کر لیتا ہے بعض مضبوط مگر غیر معمولی حالات میں ہل جانے والا بھی کر لیتا ہے لیکن جسے اپنے کام کے متعلق غیر معمولی یقین حاصل ہوتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ جس کام کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں وہ نہ ہو زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر میں اپنے کام میں ناکام نہیں ہو سکتا اُس کے پاس چونکہ اپنے نفس کو تسلی دینے یا لوگوں کو خاموش کرانے کے لئے کوئی عذر نہیں ہوتا اس لئے وہ سر توڑ کوشش شروع کر دیتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ میری کانشنس بھی مجھے ناکامی پر ملامت کرے گی اور دنیا بھی مجھے ملامت کرے گی۔

طلباء و اساتذہ مدرسہ احمدیہ کیلئے اطلاع

مدرسہ احمدیہ ۱۶۔ اپریل بروز منگل بوقت آٹھ بجے صبح کھل جائیگا۔ طلباء و اساتذہ کرام وقت مقررہ پر تشریف لے آئیں نیز مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت کا داخلہ شروع ہے۔ اس میں انگریزی مڈل پاس طلباء داخل کئے جاتے ہیں۔ جو دوست اپنے بچوں کو مدرسہ میں داخل کرانا چاہیں۔ وہ جلد از جلد داخل کرا دیں۔ تا کہ طلباء کی تعلیم میں کوئی حرج نہ ہو۔

شیخ عبد الرحمن صاحب مصری کی بیان کردہ

تفسیر سورۃ نور

شیخ عبد الرحمن صاحب مصری جب مدرسہ احمدیہ میں اس کلاس کو قرآن کریم کی تفسیر پڑھایا کرتے تھے۔ جس میں میں بھی شامل تھا۔ تو میں درس کے مختصر نوٹ لکھ لیا کرتا تھا۔ جو اب تک میرے پاس محفوظ ہیں۔ اسی دوران میں ۵ر اکتوبر ۱۹۳۱ء کو جب سورہ نور کا سبق شروع ہوا۔ تو اس سورۃ کے ابتدائی الفاظ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا پر مصری صاحب نے بیان کیا۔

سُوْرَةٌ۔ ٹکڑے کو کہتے ہیں۔ اور یہ بھی قرآن کریم کا ایک ٹکڑا ہے۔ یعنی هٰذِهٖ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا۔ یوں تو سارا قرآن اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ ہے۔ مگر اس پر چونکہ زور دینا مقصود تھا۔ اس لئے فرمایا کہ ہم نے اس کو اتارا ہے۔ تو اس کے مضامین پر خاص زور دیا ہے۔ اور اس میں جو احکام اور تعلیمیں ہیں۔ لوگوں نے ان کو توڑنا تھا یا توڑنے کی طرف میلان ہونا تھا۔ اس لئے اس سورۃ کے اتارنے کو اپنی طرف منسوب کیا۔

دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ اس میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی پیشگوئی اور خلفاء کے سلسلہ کے قیام کا ذکر ہے۔ جس سے نور الٰہی نے پھیلنا تھا۔ اور ان کی مخالفت کر کے لوگوں نے محروم رہنا تھا اس لئے اس سورۃ کے فرائض اور احکام پر زور دیا۔ کہ ایسا نہ ہو کہ تم بھول جاؤ۔ اور فیض سے محروم رہو۔ اور خلفاء کی قدر سے محروم رہو۔"

مندرجہ بالا مضمون شیخ مصری صاحب کا ۵ر اکتوبر ۱۹۳۱ء کا بیان کردہ ہے اب کجا وہ دن جبکہ شیخ عبد الرحمن صاحب مصری اپنے شاگردوں کو یہ سبق پڑھایا کرتے تھے۔ اور خاص زور دے کر بتایا کرتے تھے۔ کہ سورۃ نور میں نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ہے بلکہ یہ بھی پڑھایا کرتے تھے۔ کہ اس سورۃ میں آپ کے بعد سلسلہ احمدیہ میں آنے والے تمام خلفاء کا ذکر خیر بھی موجود ہے۔ اور وہ سب خلفاء آیت استخلاف کے ماتحت ہونگے۔ اور پھر یہ بھی مصری صاحب کہا کرتے تھے۔ کہ چونکہ بعض لوگوں نے ان خلفاء کی مخالفت کر کے ان کے فیض سے محروم رہنا تھا اس لئے اس سورۃ میں زوردار الفاظ استعمال کر کے اس کے احکام پر خصوصیت سے نظر کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے مگر کہاں اب یہ دن کہ وہی مصری صاحب جو لمبا عرصہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت میں رہنے کے بعد نہ صرف خلیفہ وقت کے باغی ہو گئے۔ ان پر اعتراض کرنے لگ گئے۔ اور ان کی مخالفت کے درپے ہو گئے۔ بلکہ اپنے شاگردوں کو یہ سبق یاد کرانے کے بعد خود بھول گئے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء بھی آیت استخلاف کے ماتحت ہیں۔ کیونکہ وہی مصری صاحب اب یہ اعلان کر چکے ہیں کہ

"انبیاء اور مشائخ کی وفات کے بعد صرف پہلا خلیفہ ہی خدائی انتخاب سے ہوتا ہے۔ باقی منتخب شدہ خلفاء آیت استخلاف کے ماتحت نہیں ہوتے۔"

(اشتہار "کیا تمام خلیفے خدا ہی بناتا ہے" صفحہ ۲)

شیخ مصری صاحب بتائیں کہ ان دو قسم کے بیانات کے باوجود کیا وہ بھی مولوی محمد علی صاحب کے رنگ سے رنگین ہو کر یہ کہیں گے۔ کہ میں نے تبدیلی عقیدہ نہیں کی۔ یا تبدیلی عقیدہ کا اقرار کرینگے

خاکسار سید احمد علی مبلغ از کراچی

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے (ایڈیٹر)

تبلیغی رپورٹ ماہ مارچ ۱۹۴۶ء

مقامی تبلیغ کے مبلغین کے ذریعہ اکیس (۲۱) افراد نے بیعت کی

...ستمبر ۱۹۴۵ء سے لیکر آخر ماہ فروری ۱۹۴۶ء
...تبلیغی مقامی تبلیغ و کارکنان دفتر
...کے کام میں مشغول رہے۔ الحمدللہ
...نے کامیابی عطا فرمائی۔ اور
...صاحب اعلیٰ مقامی تبلیغ جناب چودھری
...صاحب سیال ایم۔ اے پنجاب
...کے ممبر منتخب ہوگئے۔ اس عرصہ
...مبلغین کی توجہ تمام تر الیکشن کی
...مرکوز رہی۔ اس واسطے تبلیغی کام
...طبعی امر تھا۔

...مارچ سے پھر نئے سرے سے
...کام شروع کیا گیا ہے۔ احباب
...کی خدمت میں درخواست ہے۔
...لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ
...میدان میں فتح دے۔ اور اپنے
...فضل سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

...عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل
...کا مبلغین مقامی تبلیغ نے دورہ
...اور انفرادی تبلیغ کی۔ ہیہش ڈوگر
...۔ بل پور۔ بہادر پور رجوعہ۔
...۔ بلڑوال۔ گھوڑیواہ۔ پھیروچیچی
...۔ میانی شیرا۔ دھرم کوٹ
...۔ شہزادہ۔ دھرمکوٹ بگہ۔ بٹالہ۔
...۔ وعیرہ۔ پیرووالی۔ تلونڈی جھنگلاں۔
...۔ دیال گڑھ ممراء۔ پیروشاہ
...۔ بریار۔ ارائیاں والی۔ ردھان
...۔ ڈھڈیالہ۔ بہادر حسین۔ ہرسیاں
...پیر شاہ راجپوتاں۔ شاہ پور۔ وڈالہ بانگر۔
...۔ مرادپورہ۔ چاہ کوٹلہ۔ رسول پور۔
...۔ لودھی ننگل۔ کھوکھر۔ فتح گڑھ۔
...۔ سروالی۔ قلعہ لال سنگھ۔
...وغیرہ۔

...مقامی تبلیغ کے ذریعہ آٹھ دیہات
...میں بیعت ہوئی۔ دو ایسے مقام ہیں۔
...پہلے کوئی احمدی نہیں تھا۔ اللّٰھم
...زد فزد۔

حلقہ جات مبلغین

...خاں صاحب علاقہ ڈیرہ بابانانک
(۲) فتح گڑھ۔
مولوی عبدالرحیم صاحب عارف۔ علاقہ مشرقی بٹالہ وکنڈیلہ وغیرہ۔
مولوی عبدالکریم صاحب۔ علاقہ کلانور۔
مولوی میر ولی صاحب ہزاروی۔ علاقہ سری گوبند پور وغیرہ۔
چودھری نبی بخش صاحب۔ علاقہ سری گوبند پور کاہنووان وغیرہ۔

امداد مظلومین

دس مظلومین کی امداد کی گئی۔ اور ابھی تک کی جارہی ہے۔ بعض سرکاری افسران کی طرف سے ابھی تک الیکشن کے بدلے لئے جارہے ہیں۔

بیعت

اس مہینہ میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اکیس (۲۱) افراد نے بیعت کی۔ اللّٰھم زد فزد۔

خطاب

احباب جماعت احمدیہ ضلع گورداسپور کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ انہوں نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ ۳ مئی ۱۹۴۶ء کا مطالعہ کیا ہوگا۔ اس سلسلے میں مقامی تبلیغ کے مبلغین جماعتوں میں پھر کر احباب جماعت سے وعدے لے رہے ہیں۔ کہ ہر بالغ احمدی یہ وعدہ کرے۔ کہ وہ سال میں کم از کم ایک نیا احمدی بنائیگا اس ضمن میں بہت سے احباب نے وعدے لکھوائے ہیں۔ اور جن دوستوں نے ابھی تک اپنے وعدے نہیں لکھوائے وہ بھی لکھوائیں۔ اور تہیہ کرلیں۔ کہ سال کے اندر اندر ضلع گورداسپور کی جماعت پہلے سے دگنی کرکے چھوڑینگے۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔ اگر احباب جماعت تندہی سے ہمارے مبلغین کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ تو خدا تعالےٰ ضرور کامیابی عطا فرمائیگا۔

جلسے

ماہ مارچ میں صرف ایک جلسہ موضع گھوڑیواہ میں ہوا۔ جس کی رپورٹ احباب جماعت ملاحظہ فرماچکے ہیں۔

شکریہ احباب و تحریک چندہ

میں اپنے معاونین حضرات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے چندہ مقامی تبلیغ کی طرف قدرے توجہ فرمائی ہے۔ اگر ہمارے معاونین خاص توجہ صیغہ ہذا کی طرف دیں گے۔ تو پھر ہماری مشکلات حل ہوجاویں گی۔

سیکرٹریان مال کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ چندہ وصول کرتے وقت احباب جماعت کو صیغہ مقامی تبلیغ کے متعلق یاددہانی کرادیا کریں۔ جس قدر کم سے کم رقم بھی وہ وصول فرماکر ارسال فرمائیں گے۔ وہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہوں گے۔ قطرہ قطرہ دریا ہوجاتا ہے۔ احباب جماعت کی خاص دعائیں ہماری کامیابی کا پیش خیمہ ہونگی۔

خاکسار احمد خاں نسیم انچارج مقامی تبلیغ

ایک مخلص بھائی کا ذکر خیر

(از مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر رامپوری)

آہ اے قاسم علی خاں اے اخی خوشنوار
رکھ لیا اپنا تخلص قادیانی شوق میں
حریت میں احمدی تھے قید میں بھی احمدی
احمدیت نے کیا ان کو وطن سے بے وطن
حکم یہ پاکر کیا تیار سب رخت سفر
دین احمدؐ کے لئے قربانیاں مشکل نہ تھیں
چھٹ گئی خدمت ریاست کی نئی خدمت ملی
رشتہ داران خلافت کا بھی تمغہ مل گیا
رامپور جانے کی بندش بھی خدا نے کھولدی
قادیاں کو چھوڑ کر آخر گئے وہ رامپور
غالباً یہ آخری تھی نظم جو ہم نے سنی
رامپور جب لوٹ کر پہنچے ہوئے ایسے علیل
موت نے تجھکو چھڑایا ہم سے دل ہے پاش پاش
تیری بی بی تیرے بچے ہوگئے غم سے نڈھال
تھی یہی تقدیر مبرم تو ہو جنت میں مکیں
عسر میں اور یسر میں تونے نہ چھوڑا دین کو
یاد کرکے روئینگے ہاں روئینگے ہم اے اخی
بزم احمدؐ میں رہے تو مست و محو دید یار
تیرے پسماندوں کو دے اللہ اب صبر جمیل

شاعر شیریں سخن اے صاحب صدق و وفا
اشتہار احمدیت قادیانی نام تھا
دین کی تبلیغ کا تھا جوش رگ رگ میں بھرا
رامپور میں وہ نہ آئیں حکم نوابی ملا
چھوڑ کر گھر بار نکلے قادیاں میں دم لیا
نوکری کے جانے کا ذرہ برابر غم نہ تھا
دی خدا نے داد اخلاص وفا و صدق کی
سلسلہ کا کارکن ان کو خدا نے کردیا
ہوگیا منسوخ پہلا حکم از فضل خدا
نوکری بھی مل گئی اور گھر دوبارہ بس گیا
جب میاں عباس احمدؐ کا یہاں سہرا پڑھا
پھر نہ اٹھے اور اٹھا بھی تو جنازہ ہی اٹھا
کیا خبر تھی چھین کر لے جائیگی تجھ کو قضا
رات دن کیں خدمتیں لیکن نہ راس آئی دوا
پیچھے رہ جائے تجھے روتا ہوا اک قافلا
موت کے بستر پہ بھی تو عاشق احمدؐ رہا
نقش ہے دل پر ترا اخلاص اور حسن وفا
رنگ میں تیرے رہیں رنگیں اعزا اقربا
ہو ہر اک حالت میں ناصر اور کفیل ان کا خدا

روح ہو جنت میں تیری شاد و فرحاں رات دن
ہو مدارج میں ترقی ہے یہ گوہر کی دعاء

ضرورت کارکنان

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں محرر کارکنان کی ضرورت ہے۔ خوشخط محنتی۔ دیانتدار ہونا ضروری ہے۔ درخواستیں پریذیڈنٹ یا امیر مقامی کی تصدیق کے ساتھ بہت جلد بھجوادیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔ (عباس احمد معتمد خدام الاحمدیہ)

آپ

اپنے بچے کے یہ ذہن نشین کرادیں۔ کہ وہ احمدی ہے۔ اگر وہ احمدیت میں داخل رہنا چاہتا ہے۔ تو نماز کا پابند رہے۔ ورنہ "جس وقت کوئی شخص کسی نماز کو چھوڑتا ہے۔ اسی وقت وہ احمدیت سے خارج ہوجاتا ہے"۔ (الفضل ۲ جون)

تیاری فہرست رائے دہندگان پنجاب اسمبلی

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی فہرست رائے دہندگان کی تیاری کا کام شروع ہو چکا ہے۔ یہ فہرستیں دو حصوں میں تیار ہونگی پہلا حصہ اب تیار کیا جا رہا ہے۔ اس کا تعلق صرف ان رائے دہندگان سے ہوگا جن کے نام کسی درخواست پیش کرنے کے بغیر فہرست رائے دہندگان میں درج کئے جائیں گے۔ دوسرے حصہ میں جو بعد میں تیار کیا جائے گا وہ رائے دہندگان شامل ہوں گے۔ جن کے لئے حسب قواعد درخواست دینا ضروری ہے۔ مثلاً وہ عورتیں جو اپنے خاوندوں کی صفات جائیداد اور خواندگی کی بناء پر رائے دینے کی مستحق ہیں۔ اور وہ مرد بھی جنہوں نے کم از کم اپر پرائمری امتحان پاس کیا ہوا ہے اس وقت جزو اول کی تیاری شروع ہے جو ۲۷ مئی ۱۹۴۶ء کو ختم ہو جائے گی۔ یہ فہرستیں دیہات میں حلقوں کے پٹواری اور قصبات اور شہروں میں میونسپل یا ٹاؤن کمیٹیاں تیار کریں گی۔ اس جزو میں نام کے اندراج کے لئے کسی تحریری درخواست کی ضرورت نہیں۔ لیکن متعلقہ افسران کے پاس اپنے ناموں کا اندراج کروا کے تسلی کر لینی چاہیئے۔ کہ ان کا نام واقعی درج ہو چکا ہے یا نہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ کر دینا ضروری ہے کہ وہ تمام ووٹر جن کے نام ۱۹۳۶ء اور ۱۹۴۵ء کی فہرست رائے دہندگان میں درج ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ اطمینان کر لیں۔ کہ ان کے نام نئی فہرستوں میں بھی درج کر لئے گئے ہیں یا نہیں۔ یہ سمجھ کر کہ پہلی فہرستوں میں ان کے نام درج ہو چکے ہیں سستی نہ کی جائے۔

جزو اول میں ناموں کے اندراج کے لئے مندرجہ ذیل صفات کا پایا جانا ضروری ہے

(ا) ۲۱ سال یا اس سے زائد عمر ہو۔ اور (ب) ایسی زمین کا مالک ہو جس کا تشخیص شدہ معاملہ پانچ روپیہ سالانہ سے کم نہیں یا (ج) کسی زمین پر جس کا تشخیص شدہ معاملہ پانچ روپیہ سالانہ سے کم نہیں۔ حق موروثیت رکھتا ہو۔ یا (د) ایسا معافی دار یا جاگیر دار ہو جس کی معافی یا جاگیر دس روپے سالانہ سے کم نہیں یا (ہ) رقبہ متعلقہ میں کم از کم چھ ایکڑ آبپاش اراضی یا کم از کم ۱۲ ایکڑ غیر آبپاش اراضی پر بحیثیت مزارعہ قبضہ رکھتا ہو۔ یا (و) تاریخ معینہ سے گذشتہ بارہ ماہ مسلسل ایسی جائیداد غیر منقولہ کا مالک چلا آیا ہو۔ جس کی مالیت دو ہزار روپیہ سے کم نہ ہو۔ یا سالانہ کرایہ کم از کم ساٹھ روپے ہو یا

(ز) تاریخ معینہ سے بارہ ماہ پیشتر مسلسل اس رقبہ میں جس کی فہرست رائے دہندگان تیار کی جاری ہے۔ جائیداد غیر منقولہ پر بحیثیت کرایہ دار قابض رہا ہو۔ بشرطیکہ سالانہ کرایہ ساٹھ روپے سے کم نہ ہو۔ یا

(ح) گذشتہ مالی سال کے اندر اس پر کم از کم پچاس روپے براہ راست محصول میونسپل کمیٹی یا محصول چھاؤنی تشخیص ہوا ہو۔ یا (ط) گذشتہ مالی سال میں کم از کم دو روپے بحیثیت ٹیکس یا ٹیکس پیشہ وغیرہ تشخیص کیا گیا ہو یا (ی) گذشتہ مالی سال کے دوران میں اس پر انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو یا (ک) اس رقبہ کے اندر جس کے متعلق فہرست رائے دہندگان تیار کی جاری ہے۔ ذیلدار۔ انعامدار۔ سفید پوش یا نمبردار ہو یا (ل) ملک معظم کی بحری۔ بری یا ہوائی افواج کا ریٹائرڈ پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ رکن ہو۔ بشرطیکہ تادیبی وجوہ کی بناء پر اسے فوج سے موقوف یا ڈسچارج نہ کیا گیا ہو۔ یا

(م) برطانوی ہند کی کسی پولیس فورس کا ریٹائرڈ پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ رکن ہو۔ لیکن ایسا رکن نہ ہو جو تادیبی وجوہ کی بناء پر اس فوج سے موقوف یا ڈسچارج کیا گیا ہو۔ یا

(ن) رائل انڈین نیوی ریزرو۔ رائل انڈین نیول والنٹیئرز ریزرو انگریزی ملٹری فورس (ہند) انڈین ٹیریٹوریل فورس یا انڈین ایئر فورس والنٹیئرز ریزرو کا ریٹائرڈ پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ رکن ہے بشرطیکہ تادیبی وجوہ کی بناء پر ڈسچارج یا موقوف نہ کیا گیا ہو۔

ناظر امور عامہ (شعبہ انتخابات)

چندہ عام پوری شرح سے نہ دینے والے احباب کے متعلق ضروری اعلان

نہایت خوشی کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ مارچ ۱۹۴۶ء کے مہینے میں جماعت ہائے مقامی اور انسپکٹران متعلقہ کے وعظ و نصیحت سے متاثر ہو کر مفصلہ ذیل بارہ ۱۲ جماعتوں میں خدا کے فضل سے ۷۵ احباب باشرح چندہ دینے لگ گئے ہیں امید ہے کہ دیگر شرح سے کم دینے والے احباب بھی حتی الوسع جلدی کوشش کر کے شرح کے مطابق چندہ ادا کرنا شروع کر دیں گے۔ اور اگر کوئی دوست اپنے آپ کو باشرح چندہ دینے کے قابل نہ سمجھتے ہوں تو انہیں چاہیئے کہ بیت المال کے توسط سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست دے کر رعایت حاصل کریں۔ کیونکہ حضور کا حکم ہے کہ "جو افراد جماعت اپنا چندہ پوری شرح سے ادا نہیں کرتے۔ اور کم شرح سے دینے کے لئے مرکز سے اجازت بھی حاصل نہیں کرتے۔ اور نظارت بیت المال کے تحریص و تحریک کے باوجود اپنی اسی حالت پر مصر رہتے ہیں۔ ان کا معاملہ نظارت بیت المال کی طرف سے مناسب سزا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سامنے پیش کیا جائے گا"۔

نمبر شمار	نام جماعت و حلقہ	تعداد افراد	نمبر شمار	نام جماعت و حلقہ	تعداد افراد
۱	بٹالہ حلقہ گورداسپور	۱	۷	پشاور صوبہ سرحد	۱
۲	کھرڑہ حلقہ سیالکوٹ	۱۲	۸	موگا حلقہ فیروزپور	۱۰
۳	سیالکوٹ شہر "	۲۸	۹	چک لوہٹ حلقہ لدھیانہ	۱۳
۴	نوشہرہ پسرور "	۱	۱۰	ننند پور " "	۱
۵	موئلہ حلقہ امرتسر	۲	۱۱	لدھیانہ " "	۴
۶	خانکے ہیڈ حلقہ گوجرانوالہ	۱	۱۲	مڈرانجھا حلقہ سرگودھا	۱

ناظر بیت المال قادیان

جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران توجہ فرمائیں

"الفضل" کی اسی اشاعت میں "تیاری فہرست رائے دہندگان پنجاب اسمبلی" کے عنوان کے ماتحت ایک نوٹ شائع کیا جا رہا ہے۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس نوٹ کو اچھی طرح سے نہ صرف خود ملاحظہ فرمائیں بلکہ اسے ہر احمدی تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اور ان کی جماعت میں جس قدر ووٹر بن سکتے ہیں۔ ان کی باقاعدہ فہرست تیار کر کے سرکاری افسران سے مل کر اس کے مطابق اندراجات کروائیں۔ نیز اپنی مساعی سے مرکز کو بھی مطلع کرتے رہیں۔

ناظر امور عامہ

خریدار احباب کی خدمت میں ضروری التماس

جن احباب کو دو دو تین تین روز کے الفضل کے پرچے اکٹھے ملتے ہیں۔ ان سے التماس ہے کہ وہ ایسے دو چار پرچے دفتر کو واپس ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ ان پر جو پوسٹیج خرچ آئیگا وہ ادا کر دیا جائیگا۔ یا بیرنگ بھیجے جا سکتے ہیں۔ ان کی بجائے دوسرے پرچے انہی نمبروں کے ان کی خدمت میں بھیج دیئے جائیں گے۔ اس صورت حال کی اصلاح کیلئے یہ نہایت ضروری ہے۔ امید ہے

تیاری فہرست رائے دہندگان پنجاب اسمبلی

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی فہرست رائے دہندگان کی تیاری کا کام شروع ہو چکا ہے۔ یہ فہرستیں دو حصوں میں تیار ہونگی پہلا حصہ اب تیار کیا جا رہا ہے۔ اس کا تعلق صرف ان رائے دہندگان سے ہو گا جن کے نام کسی درخواست پیش کرنے کے بغیر فہرست رائے دہندگان میں درج کئے جائیں گے۔ دوسرے حصہ میں جو بعد میں تیار کیا جائے گا وہ رائے دہندگان شامل ہوں گے۔ جن کے لئے حسب قواعد درخواست دینا ضروری ہے۔ مثلاً وہ عورتیں جو اپنے خاوندوں کی صفات جائیداد اور خواندگی کی بناء پر رائے دینے کی مستحق ہیں۔ اور وہ مرد بھی جنہوں نے کم از کم بہ انگریزی امتحان پاس کیا ہوا ہے اس وقت جزو اول کی تیاری شروع ہے جو ۲۷ مئی ۱۹۴۶ء کو ختم ہو جائے گی۔ یہ فہرستیں دیہات میں حلقوں کے پٹواری اور قصبات اور شہروں میں میونسپل یا ٹاؤن کمیٹیاں تیار کریں گی۔ اس جزو میں نام کے اندراج کے لئے کسی تحریری درخواست کی ضرورت نہیں۔ لیکن متعلقہ افسران کے پاس اپنے ناموں کا اندراج کروا کے تسلی کر لینی چاہیئے۔ کہ ان کا نام واقعی درج ہو چکا ہے یا نہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ کر دینا ضروری ہے کہ وہ تمام ووٹر جن کے نام ۱۹۴۱ء-۱۹۴۲ء اور ۱۹۴۵ء کی فہرست رائے دہندگان میں درج ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ اطمینان کر لیں۔ کہ ان کے نام نئی فہرستوں میں بھی درج کر لئے گئے ہیں یا نہیں۔ یہ سمجھ کر کہ پہلی فہرستوں میں ان کے نام درج ہو چکے ہیں سستی نہ کی جائے۔

جزو اول میں ناموں کے اندراج کے لئے مندرجہ ذیل صفات کا پایا جانا ضروری ہے۔

(ا) ۲۱ سال یا اس سے زائد عمر ہو۔ اور

(ب) ایسی زمین کا مالک ہو جس کا تشخیص شدہ معاملہ پانچ روپیہ سالانہ سے کم نہیں یا (ج) کسی زمین پر جس کا تشخیص شدہ معاملہ پانچ روپیہ سالانہ سے کم نہیں۔ حق موروثیت رکھتا ہو۔ یا (د) ایسا معافی دار یا جاگیر دار ہو جس کی معافی یا جاگیر دس روپے سالانہ سے کم نہیں یا (ہ) رقبہ متعلقہ میں کم از کم چھ ایکڑ آبپاش اراضی یا کم از کم ۱۲ ایکڑ غیر آبپاش اراضی پر بحیثیت مزارعہ قبضہ رکھتا ہو۔ یا (و) تاریخ معینہ سے گذشتہ بارہ ماہ مسلسل ایسی جائیداد غیر منقولہ کا مالک چلا آیا ہو۔ جس کی مالیت دو ہزار روپیہ سے کم نہ ہو۔ یا سالانہ کرایہ کم از کم ساٹھ روپے ہو یا

(ز) تاریخ معینہ سے بارہ ماہ پیشتر مسلسل اس رقبہ میں جس کی فہرست رائے دہندگان تیار کی جا رہی ہے۔ جائیداد غیر منقولہ پر بحیثیت کرایہ دار قابض رہا ہو۔ بشرطیکہ سالانہ کرایہ ساٹھ روپے سے کم نہ ہو۔ یا

(ح) گذشتہ مالی سال کے اندر اس پر کم از کم پچاس روپے براہ راست محصول میونسپل کمیٹی یا محصول چھاؤنی تشخیص ہوا ہو۔ یا (ط) گذشتہ مالی سال میں کم از کم دو روپے حیثیت ٹیکس یا ٹیکس پیشہ وغیرہ تشخیص کیا گیا ہو یا (ی) گذشتہ مالی سال کے دوران میں اس پر انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو یا (ک) اس رقبہ کے اندر جس کے متعلق فہرست رائے دہندگان تیار کی جا رہی ہے۔ ذیلدار، انعامدار، سفید پوش یا نمبردار ہو یا

(ل) ملک معظم کی بحری۔ بری یا ہوائی افواج کا ریٹائرڈ پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ رکن ہو۔ بشرطیکہ تادیبی وجوہ کی بناء پر اسے فوج سے موقوف یا ڈسچارج نہ کیا گیا ہو۔ یا

(م) برطانوی ہند کی کسی پولیس فورس کا ریٹائرڈ پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ رکن ہو۔ لیکن اگر کوئی رکن نہ ہو جو تادیبی وجوہ کی بناء پر اس فوج سے موقوف یا ڈسچارج کیا گیا ہو۔ یا

(ن) رائل انڈین نیوی ریزرو۔ رائل انڈین نیول والنٹیرز ریزرو، انجینئرنگ فورس (ہند) انڈین ٹیریٹوریل فورس یا انڈین ایئر فورس والنٹیرز ریزرو کا ریٹائرڈ پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ رکن ہے بشرطیکہ تادیبی وجوہ کی بناء پر ڈسچارج یا موقوف نہ کیا گیا ہو۔

ناظر امور عامہ (شعبہ انتخابات)

جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران توجہ فرمائیں

"الفضل" کی اسی اشاعت میں "تیاری فہرست رائے دہندگان پنجاب اسمبلی" کے عنوان کے ماتحت ایک نوٹ شائع کیا جا رہا ہے۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس نوٹ کو اچھی طرح سے نہ صرف خود ملاحظہ فرمائیں بلکہ اسے ہر احمدی تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اور ان کی جماعت میں جس قدر ووٹر بن سکتے ہیں۔ ان کی باقاعدہ فہرست تیار کر کے سرکاری افسران سے مل کر اس کے مطابق اندراجات کروائیں۔ نیز اپنی مساعی سے مرکز کو بھی مطلع کرتے رہیں۔

ناظر امور عامہ

چندہ عام پوری شرح سے دینے والے احباب کے متعلق ضروری اعلان

نہایت خوشی کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ مارچ ۱۹۴۶ء کے مہینے میں جماعت ہائے مقامی اور انسپکٹران متعلقہ کے وعظ و نصیحت سے متاثر ہو کر مفصلہ ذیل بارہ ۱۲ جماعتوں میں خدا کے فضل سے ۷۵ احباب باشرح چندہ دینے لگ گئے ہیں امید ہے۔ کہ دیگر شرح سے کم دینے والے احباب بھی حتی الوسع جلدی کوشش کر کے شرح کے مطابق چندہ ادا کرنا شروع کر دیں گے۔ اور اگر کوئی دوست اپنے آپ کو باشرح چندہ دینے کے قابل نہ سمجھتے ہوں تو انہیں چاہیئے کہ بیت المال کے توسط سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست دے کر رعایت حاصل کریں۔ کیونکہ حضور کا حکم ہے کہ "جو افراد جماعت اپنا چندہ پوری شرح سے ادا نہیں کرتے۔ اور کم شرح سے دینے کے لئے مرکز سے اجازت بھی حاصل نہیں کرتے۔ اور نظارت بیت المال کے تحریص و تحریک کے باوجود اپنی اسی حالت پر مصر رہتے ہیں۔ ان کا معاملہ نظارت بیت المال کی طرف سے مناسب سزا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سامنے پیش کیا جائے۔"

نمبر شمار	نام جماعت و حلقہ	تعداد افراد	نمبر شمار	نام جماعت و حلقہ	تعداد افراد
۱	بٹالہ حلقہ گورداسپور	۱	۷	پشاور صوبہ سرحد	۱
۲	ڈگروہ حلقہ سیالکوٹ	۱۲	۸	موگا حلقہ فیروزپور	۱۰
۳	سیالکوٹ شہر	۲۸	۹	چک لوہٹ حلقہ لدھیانہ	۱۳
۴	نوشہرہ پیسرور	۱	۱۰	ننددپور " "	۱
۵	موتلہ حلقہ امرت سر	۲	۱۱	لدھیانہ " "	۴
۶	خانکے ہیڈ حلقہ گوجرانوالہ	۱	۱۲	مڈرانجھا حلقہ سرگودھا	۱
					۷۵

ناظر بیت المال قادیان

خریدار احباب کی خدمت میں ضروری التماس

جن احباب کو دو دو تین تین روز کے الفضل کے پرچے اکٹھے ملتے ہیں۔ ان سے التماس ہے کہ وہ ایسے دو چار پرچے دفتر کو واپس ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ ان پر جو پوسٹیج خرچ آئیگا وہ ادا کر دیا جائیگا۔ یا بیرنگ بھیجے جا سکتے ہیں۔ ان کی بجائے دوسرے پرچے انہی نمبروں کے ان کی خدمت میں بھیج دئے جائیں گے۔ اس صورت حال کی اصلاح کیلئے یہ نہایت ضروری ہے۔ امید ہے

شذرات

کیا مردہ زندہ ہو سکتا ہے؟

ہمارا ایمان ہے کہ سب مردے بروز حشر دوبارہ زندہ ہوں گے۔ مگر یہ ناممکن ہے اور خلاف سنت اللہ کہ کوئی حقیقی مردہ اس دنیا میں زندہ ہو کر دوبارہ بدستور سابق کاروبار کر سکے۔ اخبارات میں پہلے بھی چھپا تھا۔ اور اب پھر چرچا ہو رہا ہے کہ پروفیسر نیگوویسکی نے جو روس کی فزیالوجی لیبارٹری کے ڈائرکٹر ہیں۔ بعض زخموں سے مرنے والوں پر کامیاب تجربے کئے ہیں۔ چنانچہ سرخ فوج کے ایک فوجی کی ران پر سخت چوٹ لگی۔ اس کے دل کی دھڑکن اور سانس کا سلسلہ بند ہو گیا۔ ڈاکٹر نے لکھ دیا۔ سخت صدمے سے موت ہو گئی۔ ۳½ منٹ بعد پروفیسر مذکور نے ایک آلہ کے ذریعہ پھیپھڑوں کو آکسیجن دی خون داخل کیا۔ تو اس کا دل حرکت کرنے لگا۔ ایک گھنٹہ کے اندر وہ ہوش میں آ گیا۔ نبض بھی چلنے لگی۔ ایسے تجربات ۳۹ شخصوں پر ہو چکے ہیں۔ اس بیان کو پڑھ کر قرآن مجید کی صداقت اور بھی عیاں ہو گئی۔

خدا تعالےٰ فرماتا ہے اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضی علیھا الموت ویرسل الاخریٰ الیٰ اجل مسمّی (۲۴:۳) روح قبض ہو جانے کی دو صورتیں ہیں۔ جس پر موت حقیقی وارد ہو جائے۔ اس کی روح تو کلی طور پر مقبوض ہو جاتی ہے۔ اور جو یہ صورت حال نہ ہو۔ تو اس کی روح واپس کر دی جاتی ہے۔ جیسا کہ نیند میں، اور یہ کوئی روسی ڈاکٹروں ہی سے مختص نہیں۔ بلکہ ہندوستان میں بھی بغیر کسی علاج معالجہ کے ایسا گاہے بگاہے ہو جاتا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں اخبارات میں چھپا تھا۔ کہ ایک بڑھیا کو مردہ قرار دیا جا کر شمشان میں لے جایا گیا۔ اور جب اسے آگ دی گئی۔ اور اسے گرمی پہونچی۔ تو یہ مرنے والی نے ایک جھرجھری لی۔ اور اپنے پوتوں پڑپوتوں کو سخت جھاڑ ڈالی۔ بعض اوقات قبر میں دفن کر دیا جانے پر بچے کے رونے کی آواز آئی۔ اور اسے نکال کر لے آئے۔ ایسے واقعات سے ظاہر ہے کہ موت حقیقی ان پر وارد نہیں ہوئی تھی۔ اور اس امر کی شناخت میں ڈاکٹر بھی دھوکہ کھا سکتے ہیں۔ پھر ان روسی زندہ کردہ مردوں کے بارے میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ وہ کچھ زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکے۔ بلکہ کچھ دیر حرکت کے بعد پھر ہمیشہ کے لئے مر گئے۔ گویا ان کی بظاہر زندگی حقیقی زندگی نہ تھی۔ جیسا کہ موت حقیقی موت نہ تھی۔ دوم ایسے واقعات سے مسیح ناصری کے بیان کردہ معجزات کی حقیقت بھی واضح ہوتی ہے۔ کہ وہ دراصل قریب المرگ یا سکتہ زدہ اشخاص کو ہوش میں لے آتے تھے۔ نہ کہ کسی حقیقی مردے کو زندہ کیا۔ اور یوں بھی انبیاء تو روحانی زندگی دینے آتے ہیں۔ جو مٹی کے مادھوں کو بلند پرواز بنا دیتے ہیں*

ڈاکٹر اقبال کا تذبذب

کسی صاحب نے اس بات پر اظہار تعجب کیا۔ کہ احمدیت کے متعلق ڈاکٹر اقبال پہلے بہت اچھی رائے رکھتے تھے۔ اور انہیں ٹھیٹھ اور حقیقی اسلام کا نمائندہ بیان کرتے تھے۔ مگر اپنی عمر کے آخری ایام میں اس کے خلاف ہو گئے۔ یہ اختلاف ان کے متفرق اشعار سے ظاہر ہے۔ دوسرے صاحب نے بتایا کہ مسئلہ ختم نبوت میں ان کو غلط فہمی میں ڈالا گیا تھا۔ حالانکہ یہ بات نہیں۔ وہ کونسے بڑے عالم دین تھے۔ مغربی تعلیم کے زیر اثر تھے۔ چنانچہ رسالہ معارف کے مندرجہ ذیل اقتباس سے واضح ہے۔ کہ وہ کسی بات پر قائم نہ رہ سکے۔

"اقبال کا سیاسی نصب العین اکثر بدلتا رہا۔ اور ان کے افکار میں مختلف اوقات کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں ہوتی رہیں۔۔۔۔۔ اقبال کے نظریہ سیاست کے بھی بہت سے اجزاء ہیں۔ ان میں سے ہر ایک جزو کے بارے میں اقبال ہم عصر مغربی مصنفین سے کسی نہ کسی رنگ میں ضرور متاثر ہوئے۔۔۔۔۔ اقبال کا یہ نظریہ قوم بیک وقت غیر معین ہے۔۔۔۔ اقبال لحظہ بہ لحظہ بدلتے اور نئے نئے خیالات کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ اس ضمن میں اقبال کے خیالات میں کچھ تضاد بھی نظر آتے ہیں۔ مثلاً فاسزم اور سوشلزم دونوں کی تعریف فقر اور مادی استیلا دونوں کی حمایت۔ بظاہر اس اعتراض کی صداقت سے انکار نہیں ہو سکتا۔

فلسفے کے بارے میں نطشے مُنتشے اور برگسان کے افکار اقبال کے لئے بہت کچھ باعث کشش رہے ہیں"

(معارف جلد ۴۱ نمبر ۳)

اب ان کی وفات کے بعد جیسا کہ عوام کا قاعدہ ہے۔ ان کو کچھ کا کچھ بنا کر مثنوی مولانا روم کی مانند ان کے شاعرانہ کلام فی کل وادٍ یھیمون کو قرآنی تفسیر قرار دیا جا رہا ہے*

انبیاء کے منکر کافر

غیر احمدی علماء کو احمدیت سے اس قدر نفار ہے۔ کہ ہر وہ صداقت جو احمدیہ سلسلہ کی طرف سے پیش کی جائے وہ اس کا انکار ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن جب وہ تنہا کسی مسئلہ دینی پر سوچ بچار کرتے ہیں۔ یا کسی اپنے پر وارد ہونے والے الزام کا دفاع چاہتے ہیں۔ تو پھر جو کچھ لکھتے ہیں وہ بالعموم وہی ہوتا ہے جو ہم بارہا اس سے پہلے بیان کر چکے ہوں۔ سوال کیا جاتا ہے کہ (سیدنا حضرت) مرزا صاحب (علیہ السلام) اگر مامور من اللہ تھے تو مجرد دعوے ہی اپنے مخالفوں کو مشرک و کافر کیوں نہ کہہ دیا۔ اور یہ کہ وہ لیچھے آئے جو مسلمان کافر بن گئے۔ اس کے جواب میں ترجمان القرآن کے کچھ اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں) لکھا ہے:۔

"انبیاء کی بعثت ہوتی ہی اس زمانے میں ہے۔ جبکہ حق و باطل میں امتیاز وحی الٰہی کی رہنمائی کے بغیر ناممکن ہو جاتا ہے۔ اور عملاً تمام نظام زندگی حق کی جگہ باطل کے قبضے میں آ جاتا ہے۔۔۔۔ جن لوگوں نے انبیاء کرام کی تاریخ پڑھی ہے وہ جانتے ہیں کہ وہ لوگوں کو اپنے الفاظ اے میری قوم۔ اے اہل کتاب۔۔۔۔۔ وغیرہ الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں۔ اور ان کا یہی طرز خطاب اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک قوم ان کو اپنی ضد اور ہٹ دھرمی اور حق دشمنی سے اسقدر مایوس نہ کر دے۔ کہ ان کے لئے قوم سے علیحدگی اور ہجرت کا وقت آ جائے۔۔۔۔۔۔ اور یہی وقت ہوتا ہے۔ کہ وہ صاف صاف الفاظ میں ان لوگوں کے لئے کافر و مشرک وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں"

آگے چل کر لکھا ہے:

"یوں تو یہ حقیقت ہر نبی کی دعوت میں واضح ہے۔ لیکن خصوصیت کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے مختلف مدارج پر جس شخص کی نظر ہو گی وہ اس حقیقت کا کسی طرح انکار نہیں کر سکتا"

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اس وقت ہوئی جب مسلمانوں میں علی العموم رسمی و اسمی اسلام و ایمان رہ گیا تھا۔ آپ نے انبیاء کی سنت کے مطابق اعلان برأت کرنے سے پہلے اللہ تعالےٰ کی حجت پوری ہونے تک توقف فرمایا۔ جب حق واضح ہو گیا۔ تو کافی عرصے کی تبلیغ و تعلیم کے بعد آپ نے فرمایا کہ ان تمام فرقوں کو بکلی ترک کرنا ہو گا۔ اور نماز ان کی اقتداء میں جائز نہیں نہ اپنی لڑکیوں کا رشتہ دینا

الغرض جو کچھ بھی ہوا سنت انبیاء کے مطابق ہوا*

اکمل عفا اللہ عنہ

وقتی جوش

ماہرین علم النفس کے نزدیک محض وقتی جوش اور ہنگامہ آرائی جنون کی علامت ہے متوازن اور صحیح الدماغ انسان کا خاصہ ہے کہ اس کا ہر ہر لمحہ جوش کی حالت میں گزرتا ہے۔ لیکن پھر بھی اپنے آپے سے باہر نہیں ہوتا۔ وہ اپنی ہیجانی قوتوں کو اپنے مقصد کے حصول کے لئے استعمال کرتا ہے۔ اسی کا نام استقلال ہے۔ اور یہی وہ صراط مستقیم ہے جو عمل صالح اور صحیح ایمان کی میزان پر پورا اترتا ہے۔

کیا آپ اپنے آپ میں صحیح رنگ کا استقلال پاتے ہیں؟ اس سوال کا جواب دریافت کرنے کے لئے ایک سادہ سا طریق درج ذیل ہے:۔

(۱) کیا آپ مرکز میں اپنی ہفتہ وار رپورٹیں باقاعدہ بھجواتے ہیں۔

(۲) کیا آپ تبلیغ۔ تجنید۔ تعلیم وقار عمل اور دیگر شعبوں کا کام کما حقہ، بجالا رہے ہیں۔

(۳) کیا آپ سلسلہ کے اخبارات کا باقاعدہ مطالعہ کرتے ہیں۔

(۴) کیا آپ اپنے حلقۂ احباب اور مجالس میں وصیت۔ وقفِ زندگی۔ وقفِ جائیداد تحریک جدید اور حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی طرف سے کئے گئے دیگر مطالبات کی اشاعت میں ہر ممکن کوشش فرماتے ہیں۔

(۵) کیا آپ سلسلے کے اخبارات کے فائل محفوظ رکھ رہے ہیں۔ اور کیا آپ نے ریویو اور الفضل کے خریداروں کی فہرست میں اضافہ کیا ہے۔

ان سوالات کا جواب یہ نہیں۔ کہ یہ مطالبات پورے ہونے چاہئیں۔ جواب یہ ہے۔ کہ کیا یہ مطالبات آپ نے پورے کر دیئے ہیں۔ یاد رکھیں کہ محض جوش بلا نتیجہ کسی کام کا نہیں۔

خاکسار مہتمم ایثار و استقلال

بچوں کے لئے دلچسپ مشاغل

بچوں کے فارغ اوقات کو مفید رنگ میں صرف کرنے کے لئے انہیں ایسے دلچسپ مشاغل بتانے چاہئیں۔ جو کھیل کا کام بھی دیں۔ اور بچے ان سے کچھ سیکھیں بھی۔ اگر بچوں کو اس قسم کے کاموں سے دلچسپی پیدا نہ کی جائے۔ تو وہ یا ادھر ادھر گلیوں میں پھر کر اپنا وقت گذارتے ہیں۔ یا دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر فضول باتوں میں ضائع کرتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"آوارگی میرے نزدیک فارغ اور بیکار بیٹھنے کا نام ہے۔ یا اس چیز کا کہ بانہوں میں بانہیں ڈال لیں اور گلیوں میں پھرتے رہیں"

نیز فرمایا:۔ "خالی بیٹھنا اور باتیں کرنا آوارگی ہے۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جماعت کے بچوں میں یہ آوارگی پیدا نہ ہو"

(الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۳۹ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اپنی تقریر میں بھی اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس لئے مربیان اطفال سے گذارش ہے۔ کہ وہ بچوں میں ایسے مشاغل رائج کریں۔ جن سے بچے فارغ اوقات گذارنے کے علاوہ کچھ سیکھ بھی سکیں۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر بچہ کا رجحان طبع معلوم کیا جائے۔ اگر بچے کا میلان کسی اور طرف ہے۔ لیکن اسے ماں باپ کے طور پر کوئی اور کام دے دیا جائے۔ تو وہ اس میں دلچسپی نہ لے گا۔ فطرتی رجحان طبع کے مطابق مشاغل مہیا کرنے سے اس خاص ملکہ میں ترقی ہوگی۔ جو خدا تعالےٰ نے اسمیں ودیعت کی ہے۔ اور یہ امر بچہ کی آئندہ زندگی پر نہایت مفید رنگ میں اثر انداز ہوگا۔ ذیل میں چند ایک مشاغل درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ مربی اصحاب بچوں کے مناسب حال مشاغل منتخب کر سکیں۔ یا اسی قسم کے اور مشاغل رائج کر سکیں۔

سائیکل کھولنا اور جوڑنا۔ باغیچہ بانی

جلد سازی۔ تصویر اور نقشہ کشی۔ مکینو۔ جس میں لوہے کے پرزوں سے مختلف اشیاء مثلاً پل۔ گاڑیاں پنگوڑے ریلیں اور اسی قسم کی اور چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ اسی طرح انجنیئرنگ کے متعلق ذہن میں جلا پیدا ہوتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اور اسی قسم کی اور چیزیں رائج کی جا سکتی ہیں۔

(خاکسار محبوب عالم خالد ایم اے۔ مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

طلبا میٹرک کے لئے بیس روزہ نصاب

ہمارے نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد میٹرک کے امتحانوں میں شامل ہوئی ہے۔ امتحان سے فراغت کے بعد ان کے لئے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ۲۲ شہادت (اپریل) تا ۱۲ ہجرت (مئی) ایک بیس روزہ کلاس کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ طلباء کے وقت کو انشاء اللہ بہترین طریق پر استعمال کرایا جائیگا۔ اور کوشش کی جائے گی۔ کہ ان بیس ایام میں بغیر کسی ناخوشگوار بوجھ کے وہ زیادہ سے زیادہ دینی معلومات حاصل کر سکیں۔ تمام طلباء جو آنا چاہتے ہوں۔ شعبۂ تعلیم کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کے لئے رہائش وغیرہ کا انتظام کیا جا سکے۔ قادیان میں مقیم طلباء بھی ہمیں اپنے شمولیت کے ارادے سے مطلع فرمائیں۔ قائدین و زعماء کرام ایسے تمام طلباء کی مجموعی طور پر فہرست مرتب کر کے فوری طور پر شعبہ ہذا میں ارسال کریں۔ اور وقت پر ان کو قادیان بھجوا دیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ زیادہ سے زیادہ طلباء اس میں شامل ہوں۔ کیونکہ حضرت اقدس نے گذشتہ سال اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ اس کلاس میں کم از کم سو طلباء تو ہونے چاہئیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے سلطان القلم قرار دیا ہے۔ حضور نے اسی قلم سے سیف کا کام لیتے ہوئے دشمن کو پامال کیا۔ اور یہی بڑا ہتھیار ہے۔ جو حضور علیہ السلام نے اپنے خدام کے ہاتھ میں دیا۔ مجلس انصار سلطان القلم خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی اپنے نوجوانوں میں تحریر کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے یہی طریق استعمال کرتی ہے۔ اس سال پہلے مقابلے کے لئے یہ مضمون تجویز کیا گیا ہے۔ "موجودہ زمانے کا مصلح" اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو اس مقابلے کے لئے پیش کریں۔ مضمون کی ضخامت ۸ تا بارہ ۱۲ فلسکیپ صفحات ہو۔ یہ مضامین بجائے ۳۰ اپریل کے ۱۰ مئی تک دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانے چاہئیں۔ اول دوم اور سوم رہنے والے خدام کو انعامات دیئے جائیں گے۔ مضمون میں مندرجہ ذیل شقوں کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے۔

(۱) قدیم ربانی سنت ہے۔ کہ ہر تاریک زمانے میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے مصلحین مبعوث ہوتے رہے۔

(۲) موجودہ تاریک زمانہ میں ایک مصلح کی ضرورت تھی۔ اور اس کا انتظار تھا۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ موعود مصلح ہیں۔ جن سے یہ کام سرانجام ہوا۔

(سیکرٹری مجلس انصار سلطان القلم)

خیراتی دوائی خانون اور مفت علاج کرنیوالے سجنوں کیواسطے

خوش خبری!

امرت دھارا کے ساتھ اگر صرف ۹۔ ادویات۔ جوکہ

اوشدھ نورتن

کے نام سے کوی ونود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا نے تیار کی ہیں۔ رکھ لیں۔ تو سمجھو کہ پورا دواخانہ آپکے پاس ہے۔ اور تقریباً سب امراض کا علاج نہایت خوش اسلوبی سے کرسکتے ہیں۔ ایسے وید حکیم جو خود ادویات تیار نہیں کر سکتے۔ ان ادویات کو منگوا رکھیں۔ اور مشہور معالج بن جاویں۔

سالم امرت دھارا اور ایک ایک شیشی اوشدھ نورتن کی **قیمت** مبلغ انتیس روپے RS29/0/0 ہے۔ نمونہ کی سب ادویات کی قیمت مبلغ سات روپے RS 7/0/0 ہے۔

مفصل حالات کے واسطے تین پیسہ (-/-/۳) کا ٹکٹ بھیجکر فہرست ادویات منگوالیں!

المشتہر

منیجر امرت دھارا فارمیسی لمیٹڈ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ ڈاکخانہ امرت دھارا لاہور

ہر سال لاکھوں نئے احمدی

اگر ہر احمدی مرد اور احمدی خاتون جماعت کا ہر خورد و کلاں اور پیر و جوان۔ تمام خدام انصار اور اطفال احمدیت۔

کلید ترجمۂ قرآن مجید مجلد ۳ روپے

حمائل شریف مترجم طبع جدید مجلد ۵ روپے

کے ذریعہ خود قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ کر ایک ایک غیر احمدی کو ترجمۂ قرآن پاک پڑھادیں تو ہر سال لاکھوں نئے احمدی بنائے جاسکتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالے۔

المشتہر حکیم محمد عبداللطیف شہید منشی فاضل ادیب فاضل

منیجر مکتبہ تعلیم القرآن احمدیہ چوک قادیان

انکم ٹیکس

فضول انکم ٹیکس نہ دیں۔ مجھ سے مشورہ کریں

ضیاء الدین احمد قریشی ماہر انکم ٹیکس متصل گرلز سکول قادیان

اعلان بجناب مہر محمد نواز خان صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دوم لودہراں

بمقدمہ انتقال نمبر ۷۷ موضع بھوجی

تحصیل لودہراں

نوٹس بنام گل محمد ولد واحد بخش قوم درکھان رجٹ بھٹی اسکنہ جلالپور پیروالہ تحصیل شجاعباد

مقدمہ مندرجہ عنوان میں بذریعہ نوٹس آپ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بتاریخ ۲۵/۶/۴۶ بمقام لودہراں حاضر آویں بصورت آپکی عدم حاضری کے انتقال مذکور واقعات کے مطابق فیصلہ کردیا جاوے گا۔

اور بعد میں آپ کا کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگا۔

۲۶/۴/۶

مہر عدالت — دستخط حاکم

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

خوب یاد رکھو! کہ اگر مفصلہ ذیل بیماریوں میں سے کسی بیماری میں علاج کی ضرورت پڑے تو اس مرہم کے سوا ہرگز دوسرا مرہم مت خریدو یہ بینظیر مرہم فوراً مقام مرض پر اثر کرتا ہے۔

آج تک کوئی ایسا مرہم ایجاد نہیں ہوا

عجیب و غریب مرہم

مرہم عیسیٰ

المعروف

یا مرہم حواریین — یا مرہم سلیخہ — یا مرہم رسل

معزز بھائیو!

مرہم عیسیٰ کوئی معمولی مرہم نہیں اس کی نسبت انگریزی و یونانی طب کی مستند کتابوں میں پورے وثوق اور کامل تواتر کے ساتھ یہ امر تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ دو ہزار برس ہوئے اس کے اجزاء کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے انکے حواریوں نے اپنے مقدس ہاتھوں سے الہام الٰہی کی بنا پر ترتیب دی تھی اسلئے خدا کے فضل سے اس میں وہ تاثیرات موجود ہیں جن سے شفا و مسیحائی میں ایک واسطہ پیدا ہوگیا ہوا ہے یہ مرہم ایسا مبارک معجزہ ثابت ہوا ہے کہ جتنے بیمار اسکو برتتے ہیں سب چنگے ہو جاتے ہیں۔ ہر زمانہ کے فاضل طبیبوں نے اسکو آزمایا اور اس کی مسیحائی تاثیرات کو بلا اختلاف تسلیم کیا۔ حکمائے یورپ بھی اسکے اعجازی خواص کے قائل ہیں ہم کمال محنت و احتیاط سے اسکے بیش قیمت اجزاء ممالک غیر سے منگوا دیتے ہیں۔ خالص یقینی اور آلائش سے پاک ہم خاص ترکیب کے ساتھ ہم ہی تیار کرتے ہیں۔

ضرور آزماؤ۔ کیونکہ یہ مرہم اپنی مسیحائی تاثیرات میں شہرۂ آفاق ہے۔

باذن اللہ ان مرضوں کے شفا کیواسطے دنیا بھر میں لاثانی علاج ہے:۔

ہر قسم طاعون۔ سرطان کے زخم۔ خنازیری گلٹیاں (کنٹھ مالا) بلدخور۔ کاربنکل۔ ہر طرح کے ناسور۔ دنبل۔ موہری۔ گمبھیر زخموں کے کیڑے۔ پرانے گندے زخم پھنسی پھوڑے۔ گھاؤ۔ گنج۔ خارش۔ طرح طرح کی جلدی بیماریاں چوٹوں کے زخم۔ موچ۔ تلی کے ورم۔ بواسیر کے مسے۔ ہاتھ پاؤں کا سردی سے پھٹ جانا۔ جانوروں کا کاٹ لینا۔ جل جانا عورتوں کی خطرناک امراض۔ سرطان زخم۔ شرمگاہ زخم شقاق رحم وغیرہ وغیرہ

قیمت فی ڈبیہ خورد ۱۲؍ متوسط ۱؍ کلاں للعہ علاوہ محصول ڈاک۔

منیجر دواخانہ "مرہم عیسیٰ" حکیم محمد حسین صاحب بیرون دہلی دروازہ لاہور

عظیم الشان علمی بشارت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بینظیر نایاب کتب

جو

عام طور پر دستیاب نہیں ہوتی تھیں

اب نہایت اہتمام۔ نفاست اور صحت و صفائی کے ساتھ

مجلس مشاورت کے موقعہ پر شائع ہو رہی ہیں۔

فی الحال مندرجہ ذیل کتابیں چھاپی گئی ہیں

نشان آسمانی۔ کشتی نوح۔ تحفہ قیصریہ۔ راز حقیقت۔ آسمانی فیصلہ۔ شہادت القرآن دافع البلاء۔ توضیح المرام۔ ضرورۃ الامام۔ سبز اشتہار۔

ان کتابوں میں جو معارف۔ جو نکات اور جو حقائق بھرے پڑے ہیں۔ اور جس عمدگی کے ساتھ ان میں اسلام کا حقیقی اور حسین چہرہ پیش کیا گیا ہے۔ اور جو نور اور معرفت کے دریا ان میں بہہ رہے ہیں

اُن کا لطف ان کتابوں کے پڑھنے سے ہی آسکتا ہے

کاغذ کی گرانی بلکہ نایابی کی وجہ سے ان بیش بہا کتابوں کی بہت محدود تعداد چھپوائی گئی ہے۔ لہٰذا فوراً منگوائیں

ختم ہو گئیں تو نہ معلوم پھر کب تک شدید انتظار کرنا پڑے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باقی نایاب کتب بھی انشاء اللہ عنقریب شائع ہوں گی۔

یہ کتابیں نیز قادیان سے شائع ہونیوالی ہر ایک کتاب بکڈپو تالیف اشاعت قادیان سے طلب فرمائیں۔ کیونکہ اس میں آپکو آسانی بھی رہے گی۔ فائدہ بھی اور کفایت بھی۔

بکڈپو تالیف و اشاعت کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں۔ بلکہ قومی ادارہ اور صدر انجمن احمدیہ کا قائم کردہ ہے۔ اور جس قدر زیادہ تعداد میں اس ادارہ سے آپ کتابیں طلب فرما کر اس کے سرمایہ کو مضبوط بنائیں گے۔ اسی قدر زیادہ تیزی اور مستعدی کے ساتھ ادارہ نئی نئی کتابیں شائع کر سکے گا ؛

پس ہمیشہ سلسلہ کی تمام کتب یہاں سے طلب فرمائیں

المشتہر

مینجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان (پنجاب)

تصانیف حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۱) گھر نہ گھر۔ حضرت میر صاحب کی تازہ تصنیف مردوں عورتوں اور بچوں کے لئے جسمانی۔ تمدنی معاشرتی تعلیمی اخلاقی اور مذہبی نصیحتوں کا مجموعہ۔ کتاب اسقدر دلچسپ اور مفید ہے کہ چھپتے ہی ہاتھوں ہاتھ نکل گئی۔ یہ دوسرا اڈیشن ترمیم اور اضافوں کے بعد شائع ہوا ہے۔ قیمت ۵ر مجلد ۸ر

۲۔ مقطعات قرآنی۔ حروف مقطعات کی اصلیت۔ قرآنی خزانہ کا بے نظیر انکشاف۔ مذہبی لٹریچر میں نئی چیز۔ مجلد قیمت ۸ر

۳۔ بخار دل (دو حصہ) حضرت میر صاحب کی تمام نظموں کا مجموعہ نہایت دلچسپ اور پر لطف کتاب۔ قیمت عـ۸ر

۴۔ جامع الاذکار۔ بڑا لطیف اور پر معارف مضمون۔ خدا کا ذکر کسطرح کرنا چاہیئے۔ قیمت ۳ر

۱۔ بہترین نظمیں۔ مولانا حالی کی نہایت اعلیٰ اخلاقی اور اصلاحی پانچ نظمیں۔ قیمت عـہ

۲۔ بہترین فسانے۔ چھ نہایت مفید اور دلچسپ تاریخی اور اخلاقی فسانے۔ قیمت ۱۳ر

۳۔ سلطان صلاح الدین۔ فاتح بیت المقدس کے حیرت انگیز بہادرانہ کارنامے۔ قیمت مجلد عہ

۴۔ عبرت نامہ اندلس۔ مسلمانان اندلس کی بہترین تاریخ۔ نہایت دلچسپ بیحد عبرت انگیز۔ قیمت ہر جلد مجلد عہ

پتہ:۔ مینجر احمدیہ دارالاشاعت قادیان

ضرورت!

قادیان کے ایک کارخانہ کو ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی میں تجارتی خط و کتابت کر سکے اور دیگر دفتری کام کا بھی تجربہ رکھتا ہو۔ خواہشمند احباب معہ سابقہ تجربہ کی تفصیل کے معرفت مینیجر الفضل درخواست کریں۔

اگر کوئی مقامی دوست کچھ حصہ وقت کا دیکر کام کرنا چاہیں تو ان سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض سستی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا نہ ختم ہونے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فیتولہ ۸ر چھ ماشہ ۵ر تین ماشہ ۳ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

دس انگریزی تبلیغی کتابیں تین روپیہ میں

- اسلامی اصول کی فلاسفی مجلد ۔۔۔ ۱-۲-۰
- پیارے امام کی پیاری باتیں ۔۔۔ ۱-۰-۰
- نماز مترجم بالتصویر ۔۔۔ ۴-۰
- پیغام صلح و دیگر مضامین ۔۔۔ ۴-۰
- سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے نظیر کارنامے ۔۔۔ ۴-۰
- دنیا کا آئندہ مذہب ۔۔۔ ۴-۰
- آسمانی پیغام ۔۔۔ ۴-۰
- دونوں جہان میں فلاح پائیگا ۔۔۔ ۴-۰
- نظام نو دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ ۔۔۔ ۴-۰
- تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپیہ کے انعامات ۔۔۔ ۲-۰

۴-۰-۰

جملہ دس کتابوں کا سیٹ معہ ڈاک خرچ تین روپے میں پہنچا دیا جائیگا۔

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۱۲ اپریل۔ برطانوی مشن نے یہ جاننے کی کوشش کی ہے۔ کہ کیا وہ کانگرس اور مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹیوں سے مشترکہ طور پر بے ضابطہ ملاقات کر سکتی ہے۔ کانگرس نے اس قسم کی ملاقات میں شامل ہونا منظور کر لیا ہے۔ مسٹر جناح نے مجوزہ تاریخ کو ملاقات سے معذوری ظاہر کی ہے۔ کیونکہ اس روز مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے بہت سے ممبر دہلی میں موجود نہ ہوں گے۔ تاہم انہوں نے کسی دوسری تاریخ کو اس قسم کی کانفرنس میں شامل ہونا منظور کر لیا ہے۔

طہران ۱۲ اپریل۔ صوبہ آذربائیجان کے وزیراعظم پیشاوری نے آج صبح تبریز ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے ان اطلاعات کی تردید کی ہے۔ کہ صوبہ آذربائیجان ایران کی مرکزی گورنمنٹ سے علیحدگی اختیار کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے روسی فوج کا شکریہ ادا کیا۔ کہ اس نے ایران کی سخت گیر اور ظالم حکومت کا تختہ الٹ دیا ہے۔

لاہور ۱۲ اپریل۔ پنجاب وزارت کی میٹنگ ۱۵ اور ۱۶ اپریل کو منعقد ہوگی۔ جس میں اس سوال کا فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ نئی فصل پر زمینداروں سے گندم جبری وصول کی جائے یا نہ اور اگر کی جائے تو کس طریقہ سے۔

طہران ۱۲ اپریل۔ معتبر ذرائع کے بیان کے مطابق اس امر کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ کہ روس آذربائیجان سے اپنی گھوڑ سوار فوج ہٹا رہا ہے۔ اور اس کی بجائے وہاں موٹر سوار دستے بھیج رہا ہے۔

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ سنٹرل اسمبلی کے یورپین جماعت کے لیڈر مسٹر پی جے گریفتھس نے وزارتی مشن کے ساتھ ۴۵ منٹ باتیں کیں اس ملاقات کے بعد آپ نے اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ میں نے اس تجویز کی زبردست حمایت کی ہے۔ کہ ہندوستان میں سیلف گورنمنٹ بہت جلد قائم کر دی جائے۔ ہم یورپین ہندوستان میں تاجروں کی حیثیت سے آئے تھے۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم بیوپاروں کی حیثیت سے یہاں سکونت پذیر ہیں اور مخلصانہ سلسلہ مودت جاری رکھیں۔

طہران ۱۱ اپریل۔ ایرانی وزیراعظم قوام السلطنت کو گذشتہ شب آقائے جمہور کا خطاب عوام کی طرف سے عطا کیا گیا۔ یہ ان کی ان خدمات کا اعتراف ہے۔ جو انہوں نے حکومت کا تختہ الٹ دینے والی سازش کو بسرعت تمام دبا دینے کی صورت میں انجام دی ہیں۔ وزیراعظم کو اس سازش کا علم پہلے سے ہو گیا تھا۔ اور انہوں نے سازشیوں کے اندرونی حلقے میں اپنے آدمی داخل کر دیئے تھے

بٹاویہ ۱۱ اپریل ۲۳ مارچ کے بعد ۱۲ ہزار جاپانی فوج سماٹرا سے رخصت ہو چکی ہے مگر ابھی کئی ہزار جاپانی موجود ہیں۔

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سنٹرل اسٹینڈنگ حج کمیٹی کے ایک تازہ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ انڈین مرچنٹ شپنگ (امنڈمینٹ) ایکٹ ۱۹۴۵ء کا نفاذ ایک سال کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔ اس ایکٹ کے نفاذ کے ماتحت ہر حاجی کے لئے جہاز پر ۱۶ مربع فٹ کے بجائے ۱۸ مربع فٹ جگہ مقرر کی گئی تھی۔ اس ایکٹ کے نفاذ کے التواء سے اس سال کثیر تعداد میں لوگ حج کو جا سکیں گے یعنی حکومت ۱۹۴۶ء میں اٹھارہ ہزار حاجیوں کے لئے جہازوں میں جگہ دینے کا انتظام کر سکے گی۔

پیرس ۱۲ اپریل۔ فرانسیسی حکومت ایک خاص رقم منظور کر رہی ہے۔ تاکہ جزائر الشیطان سے قیدیوں کو فرانس یا شمالی افریقہ پہنچا دیا جائے۔ واضح رہے۔ کہ فرانس کے اس کالے پانی کو بالکل بند کر دینے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

نیویارک ۱۲ اپریل۔ صدر روزویلٹ کی پہلی برسی کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے موجودہ صدر امریکہ مسٹر ہیری ٹرومین نے کہا۔ کہ بین الاقوامی سیاسیات میں وہ مرحوم روزویلٹ کی اختیار کردہ پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ انہوں نے کہا ہم اتحادی اقوام کی تنظیم کو ایک مضبوط بین الاقوامی ادارہ بنانے کے لئے ہر ممکن جدوجہد کریں گے۔ تاکہ تمام اقوام عالم کے مصائب و آلام کا خاتمہ کیا جا سکے۔ یہی اصول مسٹر روزویلٹ کی خارجہ پالیسی کے بنیادی ستون تھے۔ اور یہ آج بھی ہماری خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول ہیں۔

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ آج مرکزی اسمبلی میں بحری ملازمین کے سول اور ریونیو کے مقدمات کے تحفظ کے متعلق کا مرس ممبر کا پیش کردہ بل منظور کر لیا گیا۔ بعد ازاں سر عزیز الحق نے انشورنس ایکٹ میں ترمیم کے لئے ایک سیلیکٹ کمیٹی کے تقرر کے لئے ایک بل پیش کیا۔ اس بل کے متعلق تقریر کرتے ہوئے سر عزیز الحق نے کہا کہ اس بل کا مقصد یہ ہے۔ کہ انشورنس کے کاروبار سے چند افراد کی اجارہ داری کا خاتمہ ہو جائے۔ چند غیر ذمہ دار سرمایہ دار جنگ کے دوران میں کمائے ہوئے پیسے سے انشورنس کمپنی کے بہت سے حصے خرید لیتے ہیں۔ اور اس طرح پبلک کے روپے سے ذاتی کاروبار چلاتے ہیں۔ اس بل کی رو سے ایک شخص کو محدود تعداد میں حصے خریدنے کی اجازت دی جائے گی۔

جناب ڈائرکٹر صاحب پنجاب یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ آف کیمسٹری کی تشریف آوری

قادیان ۱۴ اپریل کل ۱۳ اپریل کو رات کی گاڑی سے جناب ڈاکٹر ایس این پوری ایم۔ ایس۔ سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ ڈائرکٹر پنجاب یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ آف کیمسٹری تشریف لائے۔ آج تعلیم الاسلام کالج میں ۸ بجے صبح زرخیزی زمین پر زیر صدارت آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب لیکچر ہوا۔ اس کے بعد آپ نے ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا معائنہ فرمایا۔ پھر قادیان کے مختلف کارخانے دیکھے۔ دوپہر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شرف ملاقات بخشا۔ شام کو ساڑھے پانچ بجے ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی طرف سے آپ کے اعزاز میں دعوت چائے دی گئی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی رونق افروز تھے۔ نیز آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ کرنل عطاء اللہ صاحب۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور بعض اور احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ شام کے سات بجے کی ٹرین سے آپ واپس تشریف لے گئے

(بقیہ صفحہ ۲)

حضور نے فطرت صحیحہ کی رہنمائی کے سلسلہ میں پنجاب یونیورسٹی کے ڈائرکٹر جناب ڈاکٹر پوری صاحب کی گفتگو کا ذکر فرمایا۔ حضور نے بتلایا۔ کہ ان سے صبح بھی سائنس کے متعلق گفتگو ہوئی تھی۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ آپ کا یہ ریسرچ انسٹیٹیوٹ بہت جلد آگے نکل جائیگا۔ اور دس سال کے اندر اندر ہندوستان کا بہترین ادارہ ہوگا۔ پھر آج شام کو کالج کی چائے کے موقعہ پر ان سے یہ ذکر تھا۔ کہ ایجادات بھی دراصل مخفی الہام سے ہوئی ہیں۔ گویا سائنسدان کو القا ہوتا ہے۔ اسی لئے سائنس دان کو ریسرچ میں آزاد ہونا چاہیئے۔ گورنمنٹوں کی بعض پابندیوں کے باعث کما حقہ ترقی نہیں ہو سکتی۔ اس موقعہ پر پوری صاحب نے بے ساختہ کہا کہ سائنس دان کی ریسرچ میں مداخلت ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی دوسرا آدمی کسی صاحب الہام سے کہے کہ فلاں بات کے بارے میں الہام ہو جائے حالانکہ الہام صاحب الہام کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایجاد سائنس دان کے قبضہ میں نہیں ہوتی ہے۔ پروفیسر پوری صاحب کے ہندو ہونے کے باوجود ان کی فطرت نے ان کو ایسی بات سمجھا دی۔ جو ہمارے مخالف مولوی تک نہیں سمجھتے۔ وہ کہتے رہتے ہیں کہ اگر آپ کو الہام ہوتے ہیں تو فلاں بات کے بارے میں الہام ہو جائے۔

پھر حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے سندھ کا ایک تازہ رویا جس میں امرتسر میں تقریر کرنے کا ذکر ہے۔ اور الفضل میں چھپ چکا ہے۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے بہ تفصیل بیان فرمایا۔ اور بچہ کی زندگی کے اسی طرح رونے سے وابستہ ہونے کو جس طرح روح کی زندگی سجدہ میں رونے پر منحصر ہے بالکل نادر اور غیر معمولی تشبیہہ قرار دیا۔ اسی سلسلہ میں فرمایا اگر علم الرؤیا کی تشبیہات جمع کی جائیں تو علم ادب میں بہت لطیف اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس موقعہ پر حضور نے رویاء کی بعض لطیف تشبیہات کا ذکر بھی فرمایا۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری